وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ (البقرۃ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے جس کو چاہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

الاربعینات

۱ اخلاص نیت کی چالیس احادیث

۲ داخلۂ جنت کی چالیس احادیث

۳ داخلۂ جہنم کی چالیس احادیث

جامع و ناشر

ڈاکٹر سید محمود قادری

خلیفہ و مجاز حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم

خلیفہ و مجاز حضرت مولانا قاری محمد یامین قاسمی صاحب حیدر آبادی مدظلہ

اَلْاَرْبَعِیْنَاتُ

۱) اخلاصِ نیت کی چالیس احادیث۔

۲) داخلۂ جنت کی چالیس احادیث۔

۳) داخلۂ جہنم کی چالیس احادیث۔

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ، وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِO (البقرة ۱۰۵)

ترجمہ: اوراللہ تعالی اپنی رحمت سے خاص کرلیتا ہے جس کو چاہتا ہے، اوراللہ تعالی بڑے فضل والا ہے۔

جامع وناشر

ڈاکٹر سیّد محمود قادری

۱) خلیفہ ومجاز حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم

۲) خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قاری محمد یامین قاسمی صاحب حیدرآبادی مدظلہ

نام کتاب : **اَلْاَرْبَعِیْنَات**

جامع وناشر : ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب

سنِ اشاعت : 2018

سیٹنگ : مولانا محمد شعیب اشاعتی بیجاپور

9972302256

طباعت :

باراوّل : 1000

ملنے کا پتہ : خانقاہِ قادریہ، گوڈیہال کالونی،

جامع مسجد روڈ بیجاپور۔

مفکر اسلام حضرت مولا سید ابوالحسن علی میاں ندویؒ کے چند باکمال مریدین جو دوسرے مشائخ کے مجاز بنے۔

۱) الحاج محی الدین منیری بھٹکل

خلیفہ حضرت شاہ محمد موسی مہاجر مدنی خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ

۲) موسیٰ مولانا معین اللہ ندوی اندوری

خلیفہ حضرت صوفی محمد اقبال ہوشیار پوری

۳) مولانا واضح رشید ندوی

خلیفہ حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی

۴) مولانا سید حمزہ حسنی ندوی خلیفہ حضرت صوفی محمد انعام لکھنوی و

خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری

۵) حضرت مولانا سلمان حسنی ندوی

خلیفہ شاہ نفیس الحسینیؒ وحضرت مولانا رابع حسنی ندوی صاحب

۶) حضرت مولانا سید بلال حسنی ندوی

خلیفہ شاہ نفیس الحسینیؒ وحضرت مولانا رابع حسنی ندوی صاحب

۷) ڈاکٹر سید محمود قادری بیجاپوری

خلیفہ حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی مدظلہ العالی

رقم کردہ

محمود حسن حسنی ندوی۔ ۱۰ شوال المکرّم ۱۴۳۱ھ۔ بمقام: مکان ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب بیجاپور۔

باِسمہٖ تعالیٰ

عرضِ جامع

دین میں اخلاص کی جو اہمیت ہے اس پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہی ہے۔اعمال تو اعمال ایمان بھی اگر اخلاص کی بنیاد پرنہیں تو اس کا اعتبارنہیں ہے۔چنانچہ منافقین کے متعلق فرمایا گیا۔

ا) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّابِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَO

(سورۃ البقرۃ: ۸)

ترجمہ: اورلوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ پراور آخرت پرایمان لائے اوروہ ہرگز ایمان والےنہیں ہیں۔

۲) اِذَاجَآءَ کَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُاِنَّکَ لَرَسُوْلُ ا للّٰہِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہ یَشْھَدُاِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَO (سورۃالمنافقون: ۱)

ترجمہ: جب منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔اوراللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اوراللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں۔ان جھوٹے ایمان کے دعوے داروں کاعالم آخرت میں کیاانجام ہونے والاہے صاف سنادیا گیا۔

۳) اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ نَصِیْرًا۔

(سورۃ النساء: ۱۴۵)

ترجمہ: بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔اور آپ ہرگز ان کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

قبولیتِ اعمال کی اہم شرط اخلاص ہے۔جس کے بغیر اعمال نہ صرف رائیگاں جاتے ہیں بلکہ آدمی الٹا مستوجب عذاب بلکہ سخت ترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا! سب سے بڑی دانشمندی یہی ہے کہ بندہ اخلاص کی تحصیل میں پوری کوشش کرے وہ ذرائع اور اسباب اختیار کرے جن سے اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ اور ان ذرائع و اسباب سے پوری طرح بچے جو اخلاص کو داغدار کرنے والے ہیں۔

چالیس سال قبل ختم رمضان پر نمازِ مغرب کے بعد روزانہ درس حدیث کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ خیال ہوا کہ اخلاص کے متعلق احادیث پیش کی جائیں ۔ تقریباً چالیس دن یہ سلسلہ چلتا رہا۔ اس موضوع پر احادیث پیش کرنے میں حاضرین سے بڑھ کر اپنی اصلاح پیش نظر تھی۔مختلف موضوعات پر چہل حدیث دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ اخلاص کے موضوع پر ایک چہلِ حدیث مرتب کی جائے۔ الحمد اللہ کتب احادیث کا کافی ذخیرہ موجود ہے انہی میں سے انتخاب کر کے یہ مجموعہ پیش کیا جارہا ہے۔اس مجموعہ کی اکثر احادیث صحیح درجہ کی ہیں اور بقیہ حسن درجے کی ہیں ۔ حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ زکریا جوگواڈ (گجرات) کو اس ناچیز نے زحمت دی کہ وہ اس مسودے کی تحقیق اور تصحیح

کریں۔ناچیز اس خدمت کے لئے موصوف کا ممنون و مشکور ہے۔آں جناب کی تصحیح کے بعد یہ مجموعہ اس قابل ہوا کہ اس کی اشاعت کی جائے۔

مُبشّرات:

۱)جس دن یہ مجموعہ تیار ہوا، اسی رات آخری پہر اس ناچیز نے خواب دیکھا کہ مزار نبی ﷺ کو کھود کر یہ ناچیز آخری اینٹ تک جو جسد نبی ﷺ سے لگی ہے پہنچ گیا ہے اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ نبی ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں تم جو چاہو پوچھ لو۔

۲)درس حدیث کے زمانۂ آغاز میں میرے ایک عزیز رفیق نے خواب دیکھا کہ لوگ جامع مسجد کے حوض پر وضو کر رہے ہیں اور اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب(اس ناچیز)نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔

۳) ناچیز کے ایک مخلص رفیق نے دو بزرگوں کو خواب میں دیکھا جس میں ایک ناچیز بھی تھا لوگوں نے پوچھا حضور اکرم ﷺ کون ہیں' تو ان کی زبان سے بے ساختہ یہ نکلا کہ انہوں نے ناچیز کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہی تو حضور اکرم ﷺ کا پرتو ہیں۔

شفاعت وشہادت رسول اکرم ﷺ :

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِی اِذَا بَلَغَه، الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْهًا فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَکُنْتُ لَه، یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شَافِعًا وَ شَهِيْدًا . (شُعَبُ الْاِيْمَان)

ترجمہ: ابودرداؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا علم کی وہ کونسی حد ہے جس تک پہنچنے سے آدمی فقیہ (عالم) ہوجاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا جو شخص میری امت کے نفع کے لئے دینی امور سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں فقیہ کر کے اُٹھائیں گے اور میں اس کے لئے شفاعت اور شہادت دینے والا ہونگا۔

علماء نے لکھا ہے کہ مقصود چالیس حدیثوں کا لوگوں تک پہنچانا ہے۔ خواہ وہ یاد سے ہو یا لکھ کر ہو۔ اسی حدیث کے پیشِ نظر علماء نے چالیس چالیس حدیثیں منتخب کر کے مجموعے شائع کئے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی شفاعت اور شہادت کے اُمیدوار ہوئے ہیں۔ یہ مجموعہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اخلاصِ نیت کی چالیس احادیث جمع کرنے کے بعد کچھ ایسے محرکات پیدا ہوئے جنہوں نے ناچیز کے دل میں یہ داعیہ پیدا کیا کہ داخلۂ جہنم اور داخلۂ جنت کی چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ ان محرکات کا تذکرہ اس مجموعہ کے شروع میں لکھا گیا ہے برائے کرم ملاحظہ فرمالیں۔

طریقۂ درس حدیث:

یاداشت سے حدیث کا متن سنا کر عام فہم زبان میں ترجمہ اور تشریح کرنا اور کسی فقہ یا تصوف کا مسئلہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کردینا، یہ ناچیز کے درس

حدیث کا طرز رہا ہے۔ روزانہ اوسطاً دو احادیث کے حساب سے چالیس سال کے دوران تقریباً تیس ہزار (۳۰۰۰۰) احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ واللہ الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

اخلاصِ نیت کی چالیس احادیث، داخلۂ جنت کی چالیس احادیث اور داخلۂ جہنم کی چالیس احادیث تینوں کے مجموعے کو **"الاربعینات"** کے نام سے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ناچیز کو اور تمام قارئین کو اخلاص کی دولت سے مالا مال کرے۔ جس کے بغیر اس راہ کی ساری محنت و جد و جہد عبث اور وبال ہے۔ **وما ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ** اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مجموعے **"الاربعینات"** کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرما کر ہر عام و خاص کو اس سے نفع پہنچائے۔ آمین۔

فقط

راجی شفاعت و شہادت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سید محمود قادری

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

تحقیق وتصحیح

(حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامع زکریا جوگواڑ۔ گجرات)

الحمدالله و الصلوة و السلام علی رسول الله امابعد!

حصول فضائل کے لئے ہر زمانہ میں علماء ومحدثین نے کتاب وسنت کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھا۔لہٰذا اپنی اپنی پسند کے مطابق کسی نے جامع، کسی نے سنن، کسی نے مسانید، کسی نے معاجم، کسی نے اجزاء، تو کسی نے اربعینات مرتب کیں۔امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اربعین کے باب میں علماء نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں۔

قال النوویؒ صنف العلماء فی ھذاالباب مالایحصی من المصنفات واول من علمته صنف فیه عبداللّٰه بن المبارک ثم ابن اسلم الطوسی العالم الربانی ثم الحسن بن سفیان النسائی وابوبکرالأجری وابوبکرمحمدبن ابراھیم الاصفھانی والدارقطنی والحاکم وابونعیم وابوعبدالرحمن السلمی وابوسعیدالمالینی وابوعثمان الصابونی وعبداللّٰه بن محمدالانصاری وابوبکرالبیھقی وخلائق لایحصون من المتقدمین والمتأخرین(الاربعون النوویة وشروحھا)

اربعینات کی ترتیب میں ہر ایک کی ترتیب مختلف ہیں۔کسی نے صفات کو

جمع کیا، کسی نے توحید کو، کسی نے رقاق کو، کسی نے عبادات کی مختلف شکلوں کو مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ کو جمع کیا، اوراب بھی جمع کررہے ہیں۔ انہی سعادت مندوں میں ہمارے محترم ومخلص جناب ڈاکٹر سید محمود قادری صاحب مدظلہ العالی بھی ہیں کہ آپ نے اخلاص، جنت میں لے جانے والی، دوزخ میں داخلہ کا سبب بننے والی روایات پر مشتمل اربعینات کی تخریج فرمائی ہے۔

حق تعالیٰ اربعین کے فضائل وانعامات سے انہیں بھی اوران کی اربعینات ودیگر اربعینات کو پڑھ کر عمل کرنے والوں کو مالا مال فرمائیں۔ آمین۔

از

شیر محمد مکرانی

خادم الحدیث الشریف

جامعہ زکریہ جوگواڑ

پیر ۲۶ ذی الحجہ الحرام ۱۴۳۸ھ

اخلاص نیت کی چالیس احادیث

فہرست مضامین

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے:

۱)عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِه فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِه وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَأَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے۔ جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہوگی جس نے دنیا حاصل کرنے کی غرض سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لئے ہوگی جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کا مستحق:

۲)عَنْ مُعَاوِیَةَؓ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَةَؓ اَنِ اکْتُبِیْ اِلَیَّ کِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْهِ وَلَاتُکْثِرِیْ فَکَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّابَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَکَّلَهٗ

اللّٰہُ اِلَی النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ. (رَوَاہُ التِرْمِذِیُّ)

ترجمہ: حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں لکھا کہ میرے لئے ایک خط نصیحت کا لکھیں جو مختصر نصیحت پر مشتمل ہو۔ حضرت عائشہؓ نے لکھا۔ سلام ہو تم پر بعد ازاں تحقیق میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے مقابلے میں اللہ کی رضا طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے پہنچنے والی تکلیف میں کافی ہو جاتا ہے اور جو کوئی لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے اللہ کی ناراضگی کے مقابلے میں تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ سلام ہو تم پر۔

ایمان کی سب سے مضبوط کڑی:

۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِأَبِیْ ذَرٍّ یَا أَبَا ذَرٍّ أَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ أَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ أَعْلَمُ قَالَ اَلْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ.

(رَواہ البَیْہقیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذرؓ سے پوچھا اے ابوذر ایمان کی سب سے مضبوط کڑی کونسی ہے؟ حضرت ابوذرؓ نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ کیلئے دوستی کرنا، اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے کسی سے بغض رکھنا۔

ایمان کی تکمیل:

۴)وَعَنْ أَبِیْ اُمَامَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰہِ وأَبْغَضَ لِلّٰہِ وَأعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدْاسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ .

(رَواہ أبو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے اللہ کے لئے محبت کی اور اللہ کے لئے دشمنی کی اور اللہ کیلئے دیا اور اللہ کے لئے روک لیا اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔

اجر آخرت کا مدار:

۵)عَنْ أَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ جاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ والرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانَہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَافَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ . (مُتفقٌ عَلَیْہِ)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آئے اور سوال کیا کہ ایک شخص غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص شہرت کے لئے لڑتا ہے اور ایک شخص شجاعت دکھانے لئے لڑتا ہے ان میں کونسا شخص اللہ کی راہ کا مجاہد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو، وہی اللہ کی راہ کا مجاہد ہے۔

نیت کی اہمیت:

٦)عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ،وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْطِى الْعَبْدَ عَلٰى نِيَّةٍ مَالَا يُعْطِيْهِ عَلٰى عَمَلِهٖ،وَذٰلِکَ أَنَّ النِّيَّةَ لَارِيَاءَ فِيْهَا،وَالْعَمَلُ يُخَالِطُهُ الرِّيَاءَ.

(کنزالعمال)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بسااوقات بندے کو نیت پر اتنا اجر دیتے ہیں کہ عمل پر نہیں دیتے۔ یہ اس واسطے کہ نیت میں ریا نہیں ہوتی اور عمل میں ریا کے مل جانے کا خدشہ ہے۔

اخلاص نیت اور اجر آخرت:

٧)عَنْ انسٍ رض قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ بِالْمَدِيْنَة، أَقْوَامًا مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَاأَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفْقَةٍ،وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ فِيْهِ.قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ،حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

(کنزالعمال)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینے میں کچھ لوگ ہیں کہ تم جس راستے پر چلے اور جو کچھ بھی تم نے خرچ کیا اور جو وادی بھی تم نے عبور کی وہ تمہارے ساتھ برابر اجر میں شریک ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا

کیسے حالانکہ وہ مدینے میں ہیں؟

تو آپ ؐ نے فرمایا اگرچہ وہ مدینے میں ہیں عذر نے انہیں روکے رکھا۔ ورنہ وہ ہمارے ساتھ ہوتے۔

اخلاص نیت اور فساد نیت پر جنت اور جہنم کا فیصلہ:

۸)عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَوْأَنَّ رَجُلًا صَامَ نَھَارَہٗ، وَقَامَ لَیْلَہٗ حَشَرَہ اللّٰہُ عَلٰی نِیَّتِہٖ:اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ.

(کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص دن بھر روزے رکھے اور رات بھر نمازیں پڑھے' لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حشر میں نیت کے مطابق اٹھائیں گے اور اسے جنت یا جہنم کی طرف بھیج دیں گے۔

جو صدقہ اخلاص نیت سے نکال کر صحیح آدمی کے حوالے کر دیا تو ادا ہو جائے گا:

۹)عَنْ مَعْنِ بْنِ یَزِیْدؓ قَالَ.أخْرَجَ أبی دَنَانِیْرَ یَتَصَدَّقُ بِھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ،فَجِئتُ فَأَخَذْتُھَا،فَقَالَ وَاللّٰہِ مَااِیَّاکَ أَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَال لَکَ أَجْرَ مَانَوَیْتَ یَایَزِیْدُ،وَلَکَ مَاأَخَذْتَ یَامَعْن . (کنز العمال)

ترجمہ : حضرت سے معنؓ بن یزید کہتے ہیں کہ میرے والد صدقے کی نیت سے کچھ دینار نکالے اور مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کے حوالے کر دیئے۔ میں نے

آ کر وہ دینار لے لئے تو اس پر والد صاحب نے کہا بخدا میری نیت تمہیں دینے کی نہیں تھی۔ چنانچہ میں نے یہ جھگڑا حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے یزید رض تمہارے لئے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے۔ اور اے معن رض تمہارے لئے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔

اعمال کی روح اللہ سے اجر کی امید اور اخلاص ہے:

۱۰)عَنْ أَبِیْ ذرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاأَجْرَ لِمَنْ لَاحِسْبَةً لَهٗ وَلَاعَمَلَ اِلَّا بِنِیَّةٍ. (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابوذر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اجر تو ثواب کی امید پر ہی ملتا ہے اور بغیر نیت کے کوئی عمل نہیں ہوتا

حشر میں لوگوں کو نیتوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا:

۱۱)عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَذَا أَنْزَلَ سَطَوَاتِهٖ عَلٰی أَهْلِ نِقْمَتِهٖ فَوَافَقَتْ آجَالُ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ فَأُهْلِكُوْا بِهَلَاكِهِمْ، ثُمّ یُبْعَثُوْن عَلٰی نِیَّاتِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ . (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب نافرمانوں پر نازل فرماتے ہیں تو وہ بسا اوقات وہ نیک لوگوں کی عمروں کے برابر واقع ہو جاتا ہے۔ یوں ان کی ہلاکت کے ساتھ یہ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کو نیتوں اور اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

سب سے پہلے جن تین لوگوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا:

۱۲)وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَه، فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَاعَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَه، فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَاعَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِیْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطٰهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَه، فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَاعَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفِقَ فِیْهَااِلَّا أَنْفَقْتُ فِیْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ هُوَجَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ اُلْقِیَ فِی النَّارِ. (رواه المسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سب سے پہلے جن تین لوگوں کا مقدمہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا ایک مرد شہید ہوگا اس کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ

ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا۔ میں نے تیری راہ میں قتال کیا یہاں تک کہ میں شہید کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے کہ تو جھوٹ کہتا ہے۔ تو نے اس لئے قتال کیا کہ تجھے بہادر کے نام سے یاد کیا جائے اور وہ کیا گیا۔ پھر (فرشتوں کو) حکم دیا جائے گا تو اس کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (دوسرا) شخص جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا تھا اور قرآن کو پڑھا تھا اس کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے۔ وہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا۔ میں نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے تو جھوٹ کہتا ہے۔ تو نے اس لئے دین کا علم سیکھا اور سکھایا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن کو اس لئے پڑھا کہ لوگ قاری کہیں پس تجھے (عالم، قاری اور حافظ) کہا گیا۔ پھر (فرشتوں کو) حکم دیا جائے گا تو اس کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تیسرا) شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے روزی میں وسعت اور ہر طرح کا مال دیا تھا۔ اس کو پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے۔ وہ ان نعمتوں کا اعتراف کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا۔ میں نے جہاں کہیں بھی تیری راہ میں خرچ کرنے کا موقع آیا تو میں کبھی خرچ کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے تو جھوٹ کہتا ہے۔ تو نے اسلئے عمل

کیا کہ لوگ تجھے سخی کہیں اور کہا گیا۔ پھر (فرشتوں کو) حکم دیا جائے گا تو اس کو منہ کو بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ریاکاروں کا بدترین انجام:

۱۳)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍفِیْ جَھَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَھَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةَ مَرَّةٍ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ یَدْخُلُھَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِأَعْمَالِھِمْ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ ”جب الحزن“ (رنج وغم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب الحزن کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جہنم کی وہ وادی ہے کہ جس سے جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا وہ دین کا علم پڑھنے والے جو اپنے اعمال میں ریا کاری کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کیا دیکھتے ہیں:

۱۴)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَأَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَأَعْمَالِکُمْ. (رواہ المسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ

اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شرکت سے بیزاری:

۱۵)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَنَا أَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِیْهِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ وفِیْ رِوَایَةٍ فَأَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ .

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمام شرکاء کی شرکت سے بے نیاز ہوں۔ جو شخص کوئی عمل کرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک کرے تو میں اس کو اور اس کے عمل کو چھوڑ دیتا ہوں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ میں اس سے بیزار ہوں اس کا عمل اسی کے لئے ہے۔

ریاکاروں کی فضیحت اور رسوائی:

۱۶) وَعَنْ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یُرَائِیْ یُرَائِیِ اللّٰهُ بِهٖ. (مُتَّفَقٌ عَلَیْه)

ترجمہ: حضرت جندب ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو سنانے کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب مشہور کریں گے اور اس کو رسوا کریں

گے۔اور جو دکھانے کے لئے عمل کرے گا اللہ اس کو ریا کاروں کی جزاء دیں گے۔

آخرت طلبی کا صلہ:

۱۷)عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَأَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَشَتَّتَ عَلَیْهِ أَمْرَهٗ وَلَا یَأْتِیْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ. (رَوَاہ التّرمذی)

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جس شخص کا مقصد اپنے علم و عمل سے آخرت طلبی یعنی اللہ کی رضا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دیتے ہیں اور اس کے تمام معاملات کی اصلاح کر دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ناک رگڑتے آتی ہے اور جس شخص کا ارادہ اپنے علم و عمل سے دنیا کا حصول ہے اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے سامنے مقرر فرما دیتے ہیں۔اور اس کے تمام معاملات کو پراگندہ کر دیتے ہیں۔اور دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے قسمت میں لکھی گئی ہے۔

حضرت معاذ ؓ کا ریا کے خوف سے رونا۔اور اولیاء اللہ کی تعریف:

۱۸)وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ؓ أَنَّهٗ خَرَجَ یَوْمًا اِلَی مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ یُبْکِیْنِیْ شَیْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ وَمَنْ عَادٰی لِلّٰہِ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہُ بِالْمُحَارَبَۃِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعُوْا وَلَمْ یُقَرَّبُوْا قُلُوْبُھُمْ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَۃٍ ۔ (رَواہ ابْنُ مَاجہ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ ایک روز مسجدِ نبویؐ کی طرف نکلے تو معاذ بن جبلؓ کو قبر نبویؐ کے پاس روتا ہوا پایا۔ پوچھا اے معاذؓ وہ کیا چیز ہے جو تجھ کو رلا رہی ہے؟ حضرت معاذؓ نے کہا ایک بات جو میں نے اللہ کے رسولؐ سے سنی تھی رلا رہی ہے۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے یہ سنا کہ تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اس نے گویا اللہ کے ساتھ مقابلۂ جنگ پر آیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے نیکو کاروں، پرہیز گاروں اور پوشیدہ حال رہنے والوں کو کہ جب وہ غائب ہوں تو پوچھے نہ جائیں اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہ جائیں اور پاس بٹھائے نہ جائیں۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، ہر تاریک مقامات سے نکلتے ہیں۔

اسلام، ایمان اور یقین کیا ہے:

۱۹) عَنْ أَبِیْ فَرَاسٍ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ”سَلُوْنِی عَمَّا شِئْتُمْ “فَنَادٰی رَجُلٌ :یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَاالْاِسْلَامُ؟ قَالَ: ”اِقَامُ الصَّلَاۃِ وِاِیْتَاءُ الزَّکَاۃِ “قَالَ: فَمَاالْاِیْمَانُ؟ قَالَ: ”اَلْاِخْلَاصُ “

قَالَ :فَمَالْیَقِیْنُ؟قَال: "اَلتَّصْدِیْقُ بِالْقِیَامَةِ" . (شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوفراسؓ قبیلۂ اسلم کے ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا۔مجھ سے جو چاہے پوچھ لو۔ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہﷺ اسلام کیا ہے؟فرمایا نماز کو قائم کرنا اورزکوٰۃ ادا کرنا۔پھر پوچھا ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اخلاص ۔اس نے پوچھا یقین کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا قیامت کی تصدیق کرنا۔

حضرت معاذؓ کو رسولﷺ کی وصیت:

۲۰)عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِﷺ حِیْنَ بَعَثَهُ اِلَی الْیَمَنِ:یَارَسُوْلَ اللّٰهِﷺ أوْصِنِیْ،قَالَ "أَخْلِصْ دِیْنَکَ یَکْفِیْکَ الْقَلِیْلُ مِنَ الْعَمَلِ".

(شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ جب انہیں یمن بھیج رہے تھے ۔تو انہوں نے اللہ کے رسولﷺ سے گزارش کی کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔آپﷺ نے فرمایا اپنے دین کو خالص کرلو تھوڑا سا عمل بھی تمہارے لئے کافی ہوگا۔

دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے:

۲۱)وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّؓ أَنَّ النَّبِیَّﷺ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلَاثًاقُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ . (رواہ مسلمٌ)

ترجمہ: حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے تین مرتبہ آپؐ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔ ہم نے پوچھا کس کے لئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے لئے اور اس کی کتاب کیلئے اور اس کے رسول ﷺ کے لئے اور مسلمانوں کے ائمہ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

اللہ تعالیٰ کسی شخص کی حکمت اور طلاقت لسانی کو نہیں بلکہ اس کے ارادے اور نیت کو دیکھتے ہیں:

۲۲)وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّیْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّیْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِیْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ. (رَواه الدّارمی)

ترجمہ: حضرت مہاجر بن حبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہر عقل مند کے قول کو قبول نہیں کرتا بلکہ میں اس کی نیت اور ارادے کو قبول کرتا ہوں۔ اگر اس کی نیت اور خواہش میری اطاعت کی ہے تو اس کی خاموشی کو میں حمد اور بزرگی قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ کچھ کلام نہ کرے۔

احسان کا ثمرہ:

۲۳)عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ

أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ظَهرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ. (کنز العال)

ترجمہ: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے چالیس دن اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ بندگی کی تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر جاری ہوں گے۔

قبولیت اعمال کی شرط:

۲۴) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ اِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا، وَأُبْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ. (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول کرتے ہیں جو اخلاصِ نیت سے کیا جائے اور اس میں صرف اللہ کی رضا مطلوب ہو۔

اللہ کا سچا بندہ:

۲۵)عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاصَلَّى الْعَبْدُ فِی الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِی السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا. (ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب بندہ ظاہر میں اچھی طرح نماز پڑھتا اور پوشیدگی میں بھی اچھی طرح نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہی میرا سچا بندہ ہے۔

درجۂ احسان:

۲۶) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَأَنَّکَ تَرَاہُ.فَاِنْ لَمْ تکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ،فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَدْأَحْسَنْتَ. (کنزالعمال)

ترجمہ:حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی بندگی ایسے کرو گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو یاد رکھو بالیقین وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جب تمہیں یہ کیفیت حاصل ہو جائے تو تمہیں احسان کا درجہ حاصل ہو گیا۔

دکھانے کے لئے عمل کرنا شرک ہے:

۲۷)عَنْ شَدَادِبْنَ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ أَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ أَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ أَشْرَکَ. (رواہ أحمد)

ترجمہ:حضرت شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس نے دکھانے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لئے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔

دین کی آڑ میں دنیا کمانے والوں کے لئے وارننگ:

۲۸)وعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتَلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّیْنِ أَلْسِنَتَهُمْ أَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّیَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِکَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَکِیْمَ فِیْهِمْ حَیْرَانَ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ ایسے مکار لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے۔ لوگوں پر اپنی درویشی ظاہر کرنے کے لئے بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے سینوں میں بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں؟ کیا یہ مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے کی جرأت کر رہے ہیں؟ پس مجھے اپنی ذات کی قسم ہے ان مکاروں پر انہی میں سے ایک ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جو ان کے عقل مندوں کو بھی حیران کر دے گا۔

مسیح الدجال سے بڑا فتنہ شرک خفی۔ دکھانے کے لئے عمل کرنا ہے:

۲۹)عنْ أَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَیْکُمْ

عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّی فَیَزِیْدُ صَلَاتَہٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظْرِ رَجُلٍ. (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور ہم آپس میں مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بھی خوفناک چیز جو تمہارے لئے ہے خبردار نہ کروں؟ ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ ضرور خبردار کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ پوشیدہ یعنی خفی شرک ہے۔ یہ کہ آدمی کھڑا ہوا نماز پڑھتا رہتا ہے۔ پھر اپنی نماز کو (کیفیت یا کمیت کے لحاظ سے) زیادہ کرتا ہے جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اس کی نماز کو دیکھ رہا ہے۔

پوشیدہ طور پر کیا ہوا عمل چاہے نیک ہو یا بد ظاہر ہو کر رہے گا:

۳۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَوْاَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِیْ صَخْرَۃٍ لَا بَابَ لَھَا وَلَا کُوَّۃَ خَرَجَ عَمَلُہٗ اِلَی النَّاسِ کَائِنًا مَا کَانَ.

(شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی شخص کچھ بھی عمل کرے پتھر کی چٹان میں جس میں نہ دروازہ ہے نہ روشن دان اس کا عمل لوگوں میں ظاہر ہو کر رہے گا۔ چاہے جو کچھ ہو (اچھا یا برا)۔

منافقانہ خشوع:

۳۱)خَطَبَ أَبُوْبَكْر الصِّدِّيْق ؓ فَذَكَر هٰذَا الْحَدِيْث قَال :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ خُشوع النِّفَاقِ " قَالُوْا:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا خُشُوْعُ النِّفَاقِ؟قَالَ: "خُشُوْعُ الْبُدْنِ وَنِفَاقُ الْقَلْبِ".

(شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خطبہ دیا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منافقانہ خشوع سے اللہ کی پناہ مانگو۔تو صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ منافقانہ خشوع کیا ہوتا ہے۔آپؐ نے فرمایا بدن کا خشوع اور دل کا نفاق ۔(ظاہری شکل میں عاجزی اوردل میں کبروغرور)

قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہوں گے:

۳۲)عَن أنَسٍ ؓ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامةِ صَارَتْ أُمَّتِىْ ثَلاثَ فِرَقٍ:فِرْقَةٌ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِصًا،وَفِرْقَةٌ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ رِيَاءً وَفِرْقَةٌ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ يُصِيْبُوْنَ بِه دُنْيَا.قَالَ فَيَقُوْلُ لِلَّذِىْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِلدُّنْيَا: بِعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ مَاأَرَدْتَّ بِعِبَادَتِىْ؟فَيَقُوْلُ:اَلدُّنْيَا،فَيَقُولُ:لَاجَرَمَ لَايَنْفَعُكَ مَاجَمَعْتَ وَلَا تَرْجِعُ اِلَيْهِ انْطَلِقُوْا بِه اِلَى النَّارِ.قَالَ: وَيَقُوْلُ لِلَّذِىْ يَعْبُدُ اللّٰهَ رِيَاءً: بِعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ مَاأَرَدْتَّ بِعِبَادَتِىْ؟قَالَ الرِّيَاءَ،قَالَ: فَيَقُوْلُ:اِنَّمَا

كَـانَـتْ عِبَـادَتُكَ الَّتِـىْ كُنْتَ تُرَائِىْ بِهَا لَايَصْعدُ اِلَىَّ مِنْهَا شَىْءٌ وَلَا يَنْفَعُكَ الْيَوْمَ انْطَلِقُوْا بِهِ اِلَى النَّارِ،قَالَ :وَيَقُوْلُ لِلَّذِىْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَـزَّ وَجَلَّ خَالِصًا، بِعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ مَاأَرَدْتَّ بِعِبَادَتِى؟فَيَقُوْلُ بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّىْ، كُنْتُ أَعْبُدُكَ لِوَجْهِكَ وِلِدَارِكَ،قَالَ صَدَقَ عَبْدِى انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ". (شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔قیامت کے دن میری امت تین طبقوں میں تقسیم ہوجائے گی ایک طبقہ ان لوگوں کا جو محض اللہ کی رضا کے لئے عبادت کرنے والے تھے۔دوسرا جو اللہ کی عبادت دکھانے کے لئے کرتا تھا۔تیسرا جو اللہ کی عبادت دنیا کمانے کے لئے کرتا تھا۔جو دنیا کمانے کے لئے عبادت کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے میری عزت وجلال کی قسم تم نے کیا نیت سے میری عبادت کی؟ وہ کہے گا کہ دنیا کے لئے۔تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جو دولت تو نے جمع کی تیرے کام نہیں آئے گی اور نہ ہی تو دنیا میں واپس جاسکے گا۔فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو جہنم کی طرف ہانکو۔جو اللہ کی عبادت دکھانے کے لئے کرتا تھا۔اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔میری عزت وجلال کی قسم تو نے کیا نیت سے میری عبادت کی؟ وہ کہے گا کہ دکھانے کے لئے۔تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرا کوئی عمل بھی اوپر نہیں پہنچا جو عبادت تو نے کی آج وہ کچھ نفع نہیں دے گی۔فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو

جہنم کی طرف ہانکو۔ پھر جس نے خالص اللہ کی رضا کے لئے عبادت کی تھی اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔ میری عزت وجلال کی قسم تم نے کیا نیت سے میری عبادت کی؟ وہ کہے گا کہ تیری عزت وجلال کی قسم تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ میں نے تیری ذات کے لئے اور تیری رضا مندی کے لئے عبادت کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ میرے بندے نے سچ کہا اس کو جنت کی طرف لے جاؤ۔

قیامت کے دن سات (۷) اشخاص اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔

۳۳) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِاِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ. (رواہ المسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سات اشخاص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے جس دن اس کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ۱) انصاف سے حکومت کرنے

والا بادشاہ۔۲) وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گذار دی۔۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے جب وہ مسجد سے نکلتا ہے یہاں تک کہ لوٹ کر نہ آئے۔۴) وہ دو اشخاص جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں، اللہ ہی کے لئے ملتے ہیں اور اللہ ہی کے لئے جدا ہوتے ہیں۔۵) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۶) وہ شخص جس کو حسب ونسب والی اور جمال والی عورت نے برائی کے لئے بلایا تو اس نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔۷) وہ شخص جو اللہ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے کہ داہنے ہاتھ سے جو دے رہا ہے وہ بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی۔

ریاء سے حفاظت:

۳۴) **عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ ؓ قَالَ قَا لَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشِّرْکُ أَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ،وَسَأَدُلُّکَ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتَه' أَذْهَبَ عَنْکَ صِغَارَ الشِّرْکِ وَ کِبَارَهٗ.تَقُوْلُ:اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ أَنْ أُشْرِکَ بِکَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا أَعْلَمُ ،تَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .** (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔چیونٹی جس طرح صاف چکنے پتھر پر چلتی ہے تو احساس نہیں ہوتا تو شرک (ریا) تمہارے اعمال میں اس خفیہ طریقے سے داخل ہوتا ہے۔میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ تم جب اس پر عمل کروگے تو تمہارا چھوٹا اور بڑا شرک دونوں

چلا جائے گا۔ تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ (صبح اور شام)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ أَنْ أُشْرِکَ بِکَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا أَعْلَمُ.

اے اللہ میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں ان کاموں کے بارے میں جن کو میں جانتے بوجھتے شرک (ریاء) کروں اور میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں ان کاموں سے جو میں نہیں جانتا۔

چار قسم کے لوگ:

۳۵)عَنْ أَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ وَأُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِیْ أُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ فَاِنَّه مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَاظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً وصَبَرَ عَلَیْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّاالَّذِیْ أُحَدِّثُکُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًاوَعِلْمًا فَهُوَ یَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّه، وَیَصِلُ رَحِمَهٗ وَیَعْمَلُ لِلّٰهِ فِیْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَصَادِقُ النِّیَّةِ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًالَعَمِلْتُ فِیْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ یَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ یَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَایَتَّقِیْ فِیْهِ رَبَّه، وَلَا یَصِلُ فِیْهِ رَحِمَه، وَلَایَعْمَلُ فِیْه بِحَقٍّ فَهٰذَا

بِـأَخْبَـثِ الْـمَنَازِلِ وعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلا عِلْمًافَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ انَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَنِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَواءٌ .

(رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو کبشہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ میں قسم کھاتا ہوں تین باتوں کی۔ تمہیں یہ بات بیان کرتا ہوں تم اسے یاد رکھو۔ جس بات کی میں قسم کھاتا ہوں یہ کہ صدقے سے بندے کے مال میں کمی نہیں آئے گی۔ اور جس بندے پر ظلم کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو بڑھائیں گے۔ اور کسی بندے نے مانگنے کا دروازہ نہیں کھولا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر فقر و فاقے کا دروازہ کھول دیں گے۔ اور دوسری بات جو میں تمہیں بیان کرتا ہوں اس کو یاد رکھو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک بندہ ایسا ہے جس کو اللہ نے علم اور مال دونوں دیا ہے وہ اس بارے میں اللہ سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا جو حق ہے اس کو ادا کرتا ہے یہ سب سے افضل درجہ پر ہے۔ دوسرا بندہ وہ جس کو اللہ نے صرف علم دیا ہے مال نہیں دیا۔ وہ اپنی نیت میں صادق ہے اور کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی مال ملا ہوتا تو فلاں شخص کی طرح عمل کرتا تو یہ شخص اجر میں پہلے شخص کے برابر ہے۔ اور اللہ کا ایک بندہ جس کو اللہ نے صرف مال دیا ہے اور علم نہیں دیا۔ وہ اپنے مال میں بغیر علم کے الٹا سیدھا خرچ کرتا ہے۔ نہ اپنے رب سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے۔ یہ سب

سے بدترین درجہ پر ہے۔ اللہ کا ایک بندہ وہ جس کو اللہ نے نہ علم دیا ہے نہ مال۔ وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں (الٹا سیدھا خرچ کرنے والے کی طرح) بھی خرچ کرتا۔ اپنی نیت کے وجہ سے وہ اس کے گناہ میں برابر ہے۔

اللہ کی مخلوق میں سب سے مضبوط کیا چیز ہے؟

۳۶)عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی اللہ نے پہاڑوں کو پیدا کر کے زمین پر کھڑا کیا۔ تو زمین ٹھہر گئی تو فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر تعجب ہوا۔ تو فرشتوں نے عرض کیا یارب کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے زیادہ مضبوط کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے۔ پھر عرض کیا یارب کیا تیری مخلوق میں لوہے سے

زیادہ مضبوط کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں آگ۔ پھر عرض کیا یارب کیا تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ مضبوط کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں پانی۔ پھر عرض کیا یارب کیا تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ مضبوط کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں۔ ہوا، پھر عرض کیا یارب کیا تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ مضبوط کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں۔ انسان کا پوشیدہ طور پر صدقہ دینا کہ سیدھے ہاتھ سے دے رہا ہو تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

نیت اور ارادہ پر گرفت ہوگی:

۳۷)عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِهِمَا فَا الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَاالْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًاعَلٰی قَتْلِ صَا حِبِهٖ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوبکرۃ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ تو میں نے پوچھا کہ قاتل کا جہنم میں جانا تو ٹھیک ہے مگر مقتول کس وجہ سے جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا حریص تھا۔

اخلاص نیت اور انعام الٰہی:

۳۸)عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَتٰی فِرَاشَهٗ وَهُوَ

یَنْوِیْ أَنْ یَقُوْمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فغلبتہٗ عَیْنَاہُ حتیّٰ أَصْبَحَ کُتِبَ لَہٗ مَانَوٰی،وَکَانَ نَوْمُہٗ صَدَقَۃً عَلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ. (نسائی)

ترجمہ: حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ نبیﷺ نے ارشادفرمایا۔جوشخص اس ارادے کے ساتھ اپنے بستر پر لیٹتا ہے کہ رات کو اُٹھے گا اور نماز پڑھے گا لیکن اس کو گہری نیند آ گئی یہاں تک صبح ہوگئی۔ایسے شخص کے نامۂ اعمال میں رات کی نماز جس کی اس نے نیت کی اس کا ثواب لکھا جائے گا۔اور نینداس کے لئے اس کے رب کی طرف سے انعام میں شمار ہوگی۔

اخلاص نیت اور بری نیت کے نتائج:

۳۹)عَنِ ابْنِ عباسؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَّبِّہٖ عَزَّ وجَلَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَ اللّٰہُ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً ، فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍفَعَمِلَھَا کَتَبَ اللّٰہُ عَشْرَحَسَنَاتٍ اِلیٰ سَبْعِ مَائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی أَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ ،وَاِنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھا کَتَبَ اللّٰہُ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَاِنْ ھَمَّ(بِسَیِّئَۃٍ)فَعَمِلَھا کَتَبَ اللّٰہُ سَیِّئَۃًوَاحِدَۃً (متفق علیہ)

ترجمہ:حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ اللہ کی طرف سے روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کوواضح کر کے ان کے اجر کا قانون اس طرح بیان کیا۔

۱) جو شخص بھی کسی نیکی کا ارادہ کرے اور عمل نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ ایک کامل نیکی اس کے اعمال میں لکھیں گے۔

۲) جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو دس گنا سے لے کر سات سو تک اور اس سے بھی بے انتہا اجر اللہ تعالیٰ عطا کریں گے۔

۳) جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا اور وہ برائی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک کامل نیکی لکھیں گے۔

۴) جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا اور کر گذرا تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھیں گے۔

مسلمان کا دل تین باتوں میں خیانت نہیں کرتا:

۴۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعٰھَا وَاَدّٰھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ثَلَاثٌ''، لَّایَغُلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالنَّصِیْحَۃُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَائِھِمْ. (رواہ الشافعی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے میری باتیں سنیں، ان کو یاد کیا اور محفوظ رکھا اور دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے حامل فقہ' فقیہ نہیں ہوتے، اور بہت سے حامل فقہ ان پیغامات اور احکامات کو ان لوگوں کی طرف پہنچاتے ہیں جو

زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین باتیں ہیں جس میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

۱) اخلاص سے اللہ کے لئے عمل کرنا۔

۲) سارے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی چاہنا۔

۳) مسلمانوں کی جماعت (اجماعِ امت) سے جڑے رہنا کہ ان کی دعائیں آگے پیچھے گھیر لیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆ تمت بالخیر ☆☆☆☆☆

باِسمہٖ تعالیٰ

کلمۃ الجامع

الحمد اللہ ثم الحمد اللہ کہ گذشتہ چالیس سال سے اس ناچیز کا درسِ حدیث روزانہ بعد نمازِ مغرب جامع مسجد میں ہورہا ہے۔اس خدمت پر یہ ناچیز اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکرادا کرے کم ہی ہے۔

ایک بیان میں کسی گروہ کے متعلق یہ بات آئی کہ یہ گروہ جہنّم میں جائیگا۔اس گروہ کے متعلق بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ آپ ان کو جہنمی کیوں فرمارہے ہیں؟ ان کے اس اعتراض پر دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ داخلۂ جہنّم کی وعید پر جو احادیث آئی ہیں جمع کی جائیں۔وحی الٰہی کے بعد ہی زبانِ رسالت سے **"فلاں اشخاص اور فلاں گروہ جہنّم میں داخل ہوں گے"**، کے الفاظ وارد ہوے ہیں۔اعتراض کی زد احادیث سنانے والے پر نہیں بلکہ صاحبِ رسالت ﷺ پر جا لگتی ہے! ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیئے۔

حضرت ابراھیم بن ادھمؒ بلخ کے بادشاہ تھے۔ایک دن ایک عجیب شخص آپ کے محل میں گھس آیا اور بولا کہ میں اس سرائے میں ٹھہرنا چاہتا ہوں۔آپ نے کہا یہ تو میرا محل ہے۔اس نے پوچھا تم سے پہلے یہاں کون رہتا تھا؟ آپ نے کہا میرا باپ۔اس نے پوچھا اس سے پہلے؟ آپ نے کہا اس کا

باپ۔اس شخص نے کہا پھر یہ سرائے نہیں تو اور کیا ہے جہاں ایک آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔اس واقعہ نے آپ کی زندگی میں انقلاب پیدا کیا راتوں رات بادشاہت چھوڑ کر نامعلوم جنگل کی طرف نکل گئے۔آپ کے امرا اور وزراء آپ کی تلاش میں نکلے، بڑی جستجو کے بعد آپ کو پا لیا اور عرض کیا کہ چل کر حکومت کے کاروبار سنبھالیں۔حضرت ابراھیم بن ادھمؒ نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے: **وَ تُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ط فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِo** (سورۃالشوریٰ :۷)

ترجمہ: اور آپ سب لوگوں کے جمع ہونے کے دن سے ڈرائیں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے ایک فریق جنّت میں داخل ہوگا اور ایک فریق جہنّم میں۔ مجھے یہ فکر دامن گیر ہے کہ میں کس فریق میں سے ہوں گا اہلِ جنّت میں سے یا اہلِ جہنّم میں سے۔حضرت ابرھیم بن ادھمؒ کے اس واقعہ سے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ وہ احادیث جن میں جنت کے داخلے کی بشارت دی گئی ہے اور وہ احادیث جن میں جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جمع کی جائیں۔الحمدللہ کہ یہ مجموعہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔

اس مجموعہ کی تمام احادیث **''مشکوٰۃ المصابیح''** سے لی گئی ہیں بجز ایک دو حدیث کہ جو ''کنز العمال'' سے لی گئی ہیں۔ترجمہَ احادیث میں مفہوم کی

وضاحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔جنّت اور جہنّم دونوں حق ہیں،موجود ہیں اور پیدا کی جا چکی ہیں۔ایک برائی بھی جہنّم میں لے جانے کے لئے کافی ہےاور ایک نیکی بھی مالک الملک کو پسند آ جائے توجنّت میں لے جانے کا وسیلہ بن سکتی ہے۔

جنّت اور جہنّم کا داخلہ ''**عقیدہ**'' پر ہے۔جس شخص کے پاس ''**صحیح ایمان**'' ہوگا وہ جنّت کا مستحق ہوگا اور جو شخص کافر ہوگا یا جس شخص کے ایمان میں کفر،شرک اور نفاق (اعتقادی) کی آمیزش ہوگی وہ جہنّم میں جائیگا۔کوئی شخص صحیح ایمان رکھنے کے باوجود بے عملی اور بدعملی کا شکار ہوگا تو ارحم الراحمین کی ذات سے یہی امید ہے کہ اس کی معافی ہو جائیگی یا اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت اس کی دست گیری کرے گی یا چندے جہنّم میں سزا پا کر بالاخر جنّت میں داخل ہوگا۔صحیح ایمان والا شخص گناہ کی وجہ سے ہمیشہ جہنّم میں نہیں رہے گا برخلاف کافر،مشرک اور منافق (اعتقادی) ہمیشہ جہنّم میں رہیں گے۔ساری فکر اور کوشش ایمان کی تصحیح کے لئے کرنی چاہیئے۔افسوس کہ اسلام کی نام لیوا قوم مسلمانوں میں کفر،شرک اور نفاق کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔

ان احادیث کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ اپنا جائزہ لیں اور تمام ایسے عقائد اور اعمال سے اپنے آپ کو بچائیں جن پر جہنم کی وعیدیں آئی ہیں اور ان عقائد اور اعمال سے اپنے آپ کو آراستہ کریں جو جنّت کا مستحق

بنانے والے ہیں۔وبِاللّٰہِ التّوفیق.

ناچیز نے شفاعت وشہادت سیدالمرسلین ﷺ کی حرص اور امید میں یہ مجموعے مرتب کئے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کو قبول فرما کر شفاعت وشہادت کا مستحق بنائے۔تمام قارئین کو کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

راجئ شفاعت وشہادتِ سیدالمرسلین ﷺ

ڈاکٹر سید محمود قادری

داخلۂ جنت کی چالیس احادیث

فہرست مضامین

جنت کا داخلہ ایمان (صحیح عقائد) پر ہے۔

1) عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُاللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْہُ وَالْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ.

(متفقٌ علیہ)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے (دل میں تصدیق ہو اور زبان سے اقرار کرے) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اس کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور اللہ کی بندی (مریم علیہا السلام) کے بیٹے ہیں۔ اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا تھا۔ اور اللہ کی بھیجی ہوئی روح ہیں۔ اور یہ کہ جنت بھی حق ہے اور جہنم بھی حق ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل کریں گے چاہے اس کے اعمال کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ: حدیثِ بالا کی روشنی میں عقائد اور ایمان کی اہمیت کیا ہے معلوم ہوتی ہے۔ اعمالِ صالحہ کی اہمیت کو گھٹانا مقصود نہیں اور نہ ہی اعمالِ سیئہ کی ترغیب دینا ہے۔

اسباغ الوضو (اچھی طرح وضو کرنا) کے بعد شہادتین پڑھنے کی فضیلت:

2) عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍيَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْفَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِیْ رَوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ . (رواہُ الْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

نماز فجر اور عصر کی فضیلت:

3) عَنْ اَبِی مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (متفقٌ علیه)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جس شخص نے ٹھنڈے وقت کی دونوں نمازیں (فجر اور عصر، فجر اور عشاء) کی پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

صلوٰۃ الاوابین کی اہمیت:

4)عَنْ عَائِشَۃَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِیْ الْجَنَّۃِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہ ؓ نے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس (۲۰) رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

اچھی طرح سے وضو کر کے ظاہری اور باطنی توجہ سے دو (۲) رکعت نماز پڑھنے پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

5) وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُفَیُحْسِنُ وُضُوْئَہٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًاعَلَیْھِمَا بِقَلْبِہٖ وَوَجْھِہٖ اَلَّا وَجَبَتْ لَہٗ الْجَنَّۃَ. (رواہ مسلمؒ)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کرے اور کھڑا ہو کر دو (۲) رکعت نماز دل لگا کر اور ظاہری توجہ سے پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی پابندی اور امراء کی معروف باتوں میں اطاعت جنت کا وسیلہ ہے

6) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْ زَکَاۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ .

(رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھا کرو، اور رمضان کے روزے رکھا کرو اور اپنے مال کی زکوٰہ نکالا کرو اور اپنے امراء (سیاسی اور دینی امور کے ذمہ داروں) کی اطاعت کیا کرو۔ تو اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

جنت کی کنجیاں :

7) عَنْ مُعَاذِبْنَ جَبَلٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اس بات کی گواہی (سچے دل اور پختہ اعتقاد کے ساتھ) دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جنت کی کنجیاں حاصل کرنا ہے۔

فائدہ: کلمۂ لا الہ الا اللہ پورے دین کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

امت میں صراط مستقیم پر چلنے والے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

8) وعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَاقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلُ اللّٰہِ اِنْ ھٰذَا لَیَوْمَ لَکَثْرَۃٌ فِی النَّاس، قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حلال رزق کھایا اور سنت رسول ﷺ کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کی زیادتیوں سے محفوظ رہے تو جنت میں جائے گا یہ سن کر ایک صحابیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آج لوگوں میں ایسے لوگ کثیر تعداد میں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی اس طرح کے لوگ ہونگے۔

طلب علم کی فضیلت:

9) وعَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰی اَلَیَّ اَنَّہٗ مَنْ سَلَکَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَھَّلْتُ لَہٗ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ وَمَنْ سَلَبْتُ کَرِیْمَتَیْہِ اَثْبَتُہٗ عَلَیْھِمَا الْجَنَّۃَ وَفَضْل'' فِیْ عِلْمٍ خیرٌ مِنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَۃٍ وَمِلَاکُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ .

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ

سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ عز جل نے میری طرف وحی بھیجی کہ جو شخص علم دین کی طلب میں کوئی راستہ چلتا ہے تو میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہوں اور جس شخص کی دو پیاری چیزیں (آنکھیں) لے لیں اور اس نے صبر کیا تو اس کے عوض میں اُسے جنت عطا کروں گا۔ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ ہے۔ دین کی جڑ بنیاد پرہیزگاری اختیار کرنا ہے۔

آخری عمر تک علم کی طلب میں مشغول رہنے والوں کو جنت کی بشارت:

10) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَنْ یَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعَہٗ حَتّٰی یَکُوْنُ مُنْتَھٰہُ الْجَنَّۃُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کا پیٹ خیر کی باتیں سننے سے (دین کا علم حاصل کرنے سے) کبھی سیر نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ جنت ہی اس کی منتہا ہوتی ہے۔

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت پر جنت کی ضمانت:

11) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ یَضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَتِہٖ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنَ لَہٗ الْجَنَّۃَ . (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت سعد بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ جو چیز دونوں گالوں کے درمیان (زبان) اور دونوں پیروں کے درمیان (شرمگاہ) کی حفاظت کرے گا

میں اُس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

سنت نبوی ﷺ کا انکار کرنے والا جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا:

12) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی. (رواہ البخاری)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میری ساری اُمت جنت میں جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت اور پیروی کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی درحقیقت اس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی۔

اللہ پر توکل کرنے والے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے:

13) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ. (متفقٌ علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر (۷۰) ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک (غیر شرعی) کرتے ہیں اور نہ بدشگونی

لیتے ہیں۔اور اپنے رب پر ہی پورا بھروسہ کرتے ہیں۔

کسی اُمتی کی حاجت کو پورا کرنا اور اسے خوش کرنا داخلۂ جنت کا ذریعہ ہے :

14) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ. (شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے کسی اُمتی کی حاجت پورا کرکے اُسے خوش کرے اس نے درحقیقت مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

جنت کا مستحق بنانے والے اعمال:

15) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَاعَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًاوَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَالْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَااَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا شَیْئًاوَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا (متّفقٌ علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نمازوں کو قائم رکھو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ یہ سن کر دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے نہ میں اس میں کچھ زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ جب وہ دیہاتی چلا گیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنے کی سعادت اور مسرت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی سنتوں سے محبت اللہ کے رسول سے محبت ہے۔

ایسے لوگوں کو کل جنت میں آپ ﷺ کی معیت نصیب ہوگی :

16) عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْتَ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِیْ الْجَنَّۃِ . (رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے میرے بیٹے اگر تمہیں اس بات کی قدرت ہے کہ تمہاری صبح اور شام اس حال میں ہو تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو پھر فرمایا اے میرے بیٹے یہ میری سنت ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے

محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت رکھی کل میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

راستے سے ایذا دینے والی چیزوں کا ہٹانا داخلۂ جنت کا وسیلہ ہے:

17) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ . (متّفقٌ علیه)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کا گزر درخت کی ایک ایسی ٹہنی پر ہوا جو بیچ راستے میں (ایذا دینے والی) تھی اس نے کہا میں ضرور اس ٹہنی کو راستے سے ہٹاؤں گا تا کہ مسلمانوں کو ایذا نہ ہو۔ پس اس کو جنت میں داخل کیا گیا۔

جنت میں لے جانے والے اعمال:

18) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

(رواه الترمذی وابن ماجه)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا رحمان کی بندگی کرو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

پیاری چیز کے چلے جانے پر صبر کرنے کا ثواب جنت ہے:

19) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰہُ مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّۃَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃَ. (رواہ البخاری)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مومن بندے کی جزا میرے پاس جب میں دُنیا میں سے اس کی کسی پیاری شخصیت (ماں، باپ، بیوی، اولاد اور دوست وغیرہ) کو قبض کر لیتا ہوں اور جب وہ صبر کرتا ہے تو اس کا بدلہ جنت عطا کرتا ہوں۔

نماز تحیۃ الوضو کا اجر (شکر الوضو):

20) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَابَلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ مَاعَلِمْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اِنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْراً فِیْ سَاعَۃٍ مِنَ اللَّیْلِ اَوْ نَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّھُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ. (متّفقٌ علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت بلالؓ سے صبح کی نماز کے بعد یہ بات پوچھی اے بلالؓ مجھے بتاؤ کہ اسلام لانے کے بعد ایسا کونسا اُمید والا عمل کیا ہے کہ میں نے تمہارے جوتوں کی چاپ (آواز) جنت میں میرے آگے آگے سنی۔ حضرت بلالؓ نے فرمایا جو عمل میں نے اُمید والا کیا ہے

وہ یہ کی جب بھی میں نے طہارت حاصل کی دن یا رات میں جو نماز مجھ پر لکھی گئی تھی اس کو میں نے ضرور ادا کی۔

عالمِ قرآن کی شفاعت دس (۱۰) عزیزوں کے حق میں:

21) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وشَفعَّهٗ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن کو پڑھا اور اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اور اس کے اُن دس (۱۰) عزیزوں کے حق میں شفارش قبول فرمائیں گے جو عذاب کے مستحق ہوں گے۔

جو شخص لوگوں سے معاملات میں نرمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے نرمی کریں گے:

22) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ وَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ . (مُتَّفَقٌ عليه)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں ایک شخص کا واقعہ ہے کہ جب موت کا فرشتہ اس کے پاس اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے تو اس نے کہا مجھے یاد نہیں پھر اس سے کہا گیا اچھی طرح سوچ لے اس نے کہا مجھے یاد تو نہیں ہاں یہ بات ضرور ہے کہ دنیا میں جب لوگوں سے معاملات (خرید وفروخت) کیا کرتا تھا تو تقاضے کے وقت ان پر احسان کیا کرتا تھا کہ مستطیع لوگوں کو مہلت دیتا تھا اور نادار لوگوں کو معاف کر دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے (اس کے عمل سے خوش ہوکر) اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قلیل وقت (فواق ناقہ) قتال کرنے پر جنت واجب ہوتی ہے۔

23) عَنْ مُعَاذِ ابْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَہٗ نُکْبَۃً فَاِنَّھَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَغْزَرِ مَا کَانَتْ لَوْنُھَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُھَا الْمِسْکُ وَمَنْ خَرَجَ بِہٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنّ عَلَیْہِ طَابَعَ الشُّھَدَاءَ. (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی اللہ کی راہ میں انتہائی قلیل وقت (فواقِ ناقہ) قتال کیا اس

کے لئے جنت واجب ہوگی۔ جو شخص زخمی کیا گیا دشمن کے ہتھیار سے یا اس کو زخم پہنچایا گیا غیر دشمن سے اللہ کی راہ میں تو بے شک وہ زخم قیامت کے دن تازہ ہوکر آئے گا کہ اس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور اس کی بو مشک کی ہوگی۔ اور جو شخص (جہاد کے لئے) نکلا اور اللہ کی راہ میں اسے پھوڑا نکلا تو اس پھوڑے پر شہداء کی مہر ہوگی۔

نوٹ: ایک مرتبہ اُونٹنی کا دودھ دھوکر دوسری مرتبہ دھونے کے درمیان جو قلیل وقفہ ہوتا ہے اسے فواقِ ناقہ کہتے ہیں۔

قاتل اور مقتول دونوں جنت میں:

24) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَضْحَکُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْهِدُ. (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہنستا ہے (راضی ہوتا ہے) ان دو شخصوں سے ان میں سے ایک قتل کرے دوسرے کو اور دونوں جنت میں داخل ہوجائیں پہلا اللہ کی راہ میں لڑتا ہے اور قتل کیا جاتا ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور وہ بھی اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہے۔

ہر حال میں اللہ کی تعریف اور شکر کرنے کا صلہ:

25) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ .

(رَواہ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعُبِ الْاِیْمَانِ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن جن لوگوں کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو خوشحالی (راحت) اور بدحالی (مصیبت) میں اللہ کی تعریف اور شکر کرنے والے ہوں گے۔

والدین کی اطاعت اور نافرمانی ہی جنت اور جہنم کا ذریعہ ہیں:

26) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاحَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَ نَارُکَ. (رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ والدین کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا والدین ہی تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔

جو عورت اللہ کی عبادت اور شوہر کی اطاعت کرنے والی ہے وہ جنتی ہے:

27) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمَرْاَۃُ اِذَاصَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَاوَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ تْ. (رَواہُ اَبُو یَعْلٰی فِی الْحِلْیَۃِ)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت بھی پانچ (۵) وقت کی نماز پڑھے رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ

کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (آخرت کی زندگی میں) جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

زیرِ کفالت لوگوں پر احسان کرنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے :

28) وَعَنْ جَابِرٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ یَسَّرَ اللّٰہُ حَتْفَہٗ وَاَدْخَلَہٗ جَنَّتَہٗ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَشَفْقَۃٌ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَی الْمَمْلُوْکِ . (رَوَاہ التِّرمذیُّ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین (۳) باتیں جس شخص میں ہونگی اللہ تعالیٰ اس کے لئے موت کو آسان کریں گے اور اس کو جنت میں داخل کریں گے۔

۱) کمزور لوگوں پر نرمی کرنا۔

۲) والدین پر شفقت کرنا۔

۳) لونڈی اور غلاموں پر احسان کرنا۔

ماں کے ساتھ حسن سلوک:

29) وَعَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ سَمِعْتُ فِیْھَا قِرَاۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا حَارِثَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ کَذٰلِکُمُ الْبِرُّ کَذٰلِکُمُ الْبِرُّ وَکَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّہٖ. (رواہُ فی شرح السنّۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے کہا یہ کون ہے جو قرآن پڑھ رہا ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔اسی طرح ہوتا ہے والدین سے نیکی کا بدلہ اسی طرح ہوتا ہے والدین سے نیکی کا بدلہ چونکہ وہ (حضرت حارثہ بن نعمانؓ) سب سے زیادہ اپنی والدہ سے حسن سلوک کرنے والا تھے۔

یتیم کی کفالت جنت کی ضمانت ہے :

30) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّااَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَايُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْمِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَّرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْقَالُوْااَوَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَ مَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكَرِيْمَتَاهُ' قَالَ عَيْنَاهُ'.

(رواہ فی شرح السنة)

ترجمہ:ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی یتیم کے کھانے پینے کی کفالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کرتے ہیں اِلَّا یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے جو بخشا نہیں جاتا۔اور جو شخص تین لڑکیوں کی یا تین بہنوں کی کفالت کرے ان کو ادب سکھائے ان پر رحم کرے یہاں اللہ تعالیٰ ان سے اس کو (نکاح کے ذریعہ) بے نیاز کردے ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ

جنت واجب کرتے ہیں۔ایک شخص نے پوچھا اگر دو۔

(۲) بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں تو کیا یہی اجر ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو پر بھی یہی اجر ہے۔ یہاں تک کہ لوگ اگر ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ یہی اجر ہے۔جس کی دو پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ لے جائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔پوچھا گیا یا رسول ﷺ وہ دو (۲) پیاری چیزیں کیا ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اس کی دونوں آنکھیں۔

اسمائے باری تعالیٰ کو یاد رکھنے والے کو جنت کی بشارت:

31) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِأَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْر. (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی سو میں سے ایک کم نام ہیں۔جس نے ان ناموں کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ طاق ہیں اور طاق کو پسند کرتے ہیں۔

فائدہ :ان ناموں سے اللہ تعالیٰ کا صحیح اور جامع تصور آتا ہے جس سے ایک ایمان والے کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں صحیح عقیدہ ہی تمام عقائد اور دین کی بنیاد ہے۔

نزاع اور جھگڑوں کو چھوڑنے والے کے لئے جنت کی بشارت:

32) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَرَکَ الْکِذْبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبْضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسْطِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ناحق ہونے پر جھگڑا چھوڑ دیتا ہے اس کے لئے جنت کے کنارے گھر بنایا جاتا ہے۔ اور جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے کو چھوڑ دیتا ہے اس کے لئے جنت کے بیچوں بیچ گھر بنایا جاتا ہے۔ جس نے حسن اخلاق سے اپنے آپ کو سنوارا اس کے لئے جنت کی بلندیوں پر گھر بنایا جاتا ہے۔

سچ انسان کو جنت میں لے جاتا ہے اور جھوٹ جہنم میں:

33) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرّٰی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرّٰی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰہِ کَذَّابًا. (مّتفقٌ عَلَیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ تم سچ کو لازم پکڑلو کیوں کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور بلاشبہ نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص ہمیشہ سچ کہتا ہے اور پوری کوشش سے سچ ہی کو اختیار کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور دور رہو تم جھوٹ سے کیوں کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ بلاشبہ گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک شخص ہمیشہ جھوٹ کہتا ہے اور پوری کوشش سے جھوٹ ہی کو اختیار کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب لکھا جاتا ہے۔

تقویٰ اور حسن اخلاق جنت میں لے جاتے ہیں:

34) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَایُدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ تَقْوٰی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَایُدْخِلُ النَاسَ النَّارَ اَلْاَجْوفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ .(رواہ الترمذی)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز انسانوں کو جنت میں داخل کرتی ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق۔ پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو اکثر کیا چیز انسانوں کو جہنم میں لے جانے والی ہے (آپ ﷺ فرمایا) دو کھوکھلی چیزیں منہ اور شرم گاہ ہیں (یعنی دونوں کا ناجائز استعمال)

جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جنت میں جائے گا:

35) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَھُوَنَائِمٌ

ثُمَّ اَتَیْتُهٗ وَقَدِاسْتَیْقَظَ فَقَالَ مَامِنْ عَبْدٍقَال لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّوَکَانَ اَبُوْذَرٍّ اَذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ (متّفقٌ عَلَیهِ)

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک سفید چادراوڑھے ہوئے سورہے تھے میں واپس لوٹ گیا۔ پھر دوبارہ آپﷺ کی خدمت میں آیا تو آپﷺ بیدار ہوچکے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہا اوراسی پراس کا انتقال ہوگیا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔میں نے عرض کیا اگراس نے زنا اور چوری کی ہوآپﷺ نے فرمایاہاں اس نے زنا اور چوری کی ہو۔پھر میں نے عرض کیا اگراس نے زنا اور چوری کی ہوآپﷺ نے فرمایاہاں اس نے زنا اور چوری کی ہو۔پھر میں نے عرض کیا اگراس نے زنا اور چوری کی ہوآپﷺ نے فرمایاہاں اس نے زنا اور چوری کی ہو۔خواہ ابوذرؓ کوکتنا ہی ناگوارگزرے۔(راوی کہتے ہیں کہ ابوذرؓ جب یہ حدیث بیان کرتے تو آخری فقرہ)ابوذرکوکتنا ہی ناگوار گزرے ضرورنقل کرتے۔

نابالغ اولاد کی موت پر صبر کرنے پر جنت کی بشارت:

36) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَایَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ هُنَّ وِاثْنَانِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِاثْنَانِ. (رواہ مسلمٌ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے انصار کی عورتوں سے ارشاد فرمایانہیں مرتے تم میں سے کسی کے تین فرزند پھر وہ صبر کرتی ہے ثواب کی امید پر مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگی۔ان میں سے کسی نے پوچھا کہ اگر دو فرزند ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر دو فرزند بھی ہوں تو یہی ثواب ہے۔ایک روایت میں ہے کہ وہ سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

اذان سن کر جواب دینے پر جنت کی بشارت:

37) وَعَنْ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (رواہُ مسلمٌ)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب موذن اللـه اکبر الله اکبر کہے تو تم بھی اللـه اکبر الله اکبر کہو جب وہ اشهـد ان لا الـه الا الله کہے تو تم بھی اشهـد ان لا الـه الا الله کہو جب وہ اشهد ان محمد ارسول الله کہے تم بھی اشهد ان محمد ارسول الله کہو جب وہ حـی علی الصلوٰة کہے تم لا حـول و لا قوة الا بالله کہو (یعنی گناہوں سے بچنے کی اور نیک اعمال کرنے کی توفیق اللہ ہی کے مدد سے ہوتی ہے) جب وہ حی الفلاح کہے تو تم لا حـول و لا قـوة الا بالله کہو۔ پھر جب موذن اللہ اکبراللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبراللہ اکبر کہو پھر جب وہ لااله الا الله کہے تم بھی لااله الا الله کہو۔ جس نے سچے دل سے کہا جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے الفاظ اوران کا ترجمہ:

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر اللہ سب بڑا ہے اللہ سب بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب بڑا ہے اللہ سب بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ

آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح حَیَّ عَلَی الْفَلَاح

آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب بڑا ہے اللہ سب بڑا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

فائدہ: اذان پورے دین کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ آپ ﷺ کے دین کی طرف بلاوا ہے جو شخص بھی سچے دل کے ساتھ اذاں کے کلمات کا اقرار کرے گا جنت کا مستحق ہوگا۔

کثرتِ سجود پر جنت کا داخلہ:

38) عَنْ مَعْدَان ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ یُدْخِلُنِی الله به الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا

دَرَجَۃً وحُطَّ عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃً قَالَ مَعْدانُ ثُمَّ لقیت اَبَاالدَّرْدَاءِ فَسأَلْتُہٗ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَا قَالَ لِیْ ثَوْبَانُ. (راوہ مسلمٌ)

ترجمہ: حضرت معدان بن طلحہؒ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملاقات کی اور ان سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جس کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کرے۔ ثوبانؓ (میرا سوال سن کر) خاموش رہے، پھر میں نے سوال دہرایا پھر وہ خاموش رہے تیسری مرتبہ جب میں نے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا یہی سوال میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے کیا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے میرے سوال کے جواب میں فرمایا تھا تم کثرت سے بارگاہِ خداوندی میں سجدے کیا کرو، تم ایک سجدہ خدا کے لئے کرو گے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کی وجہ سے ایک گناہ کم کر دیں گے۔ معدانؒ کہتے ہیں پھر میں نے ابو الدرداءؓ سے ملاقات کی اور ان سے بھی وہی سوال کیا انہوں نے وہی جواب دیا جو ثوبانؓ نے جواب دیا تھا۔

شہداء جنت میں زندہ ہیں:

39) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ اَلْاٰیَۃ قَالَ اِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ

اَرْوَاحھُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَھَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَاءَ تْ ثُمَّ تَأْوِیْ اِلٰی الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ اِطَّلاعَۃً فَقَالَ ھَلْ تَشْتَھُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَھِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ شئْنَا ففَعَلَ ذٰلِکَ بِھِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْااَنَّھُمْ لَنْ یُتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یُسْاَ لُوْاقَالُوْا یَارَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَاحَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْرٰی فَلَمَّا رَأٰی اَنَّ لَیْسَ لَھُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا. (رَوَاہُ الْمُسْلِمُ)

ترجمہ: حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے آیت لا تحسبن الذین قتلو ا (یعنی جولوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں اُنہیں مردہ مت سمجھو وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اوررزق دئے جارہے ہیں) پوچھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا تحقیق ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس آیت کے معنی پوچھے تھےتو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہیں، عرش کے نیچے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں۔شہدا کی روحیں جنت میں جہاں چاہتی ہیں میوے کھاتی ہیں اور قندیلوں میں آکر آرام کرتی ہیں ۔پس ان کے رب نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اور کیا چاہتے ہو تو شہدا نے کہا اور ہم اور کیا چیز چاہیں ہم جنت میں جہاں چاہے سیر کررہے ہیں تین مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ سوال پوچھ کر چھوڑا نہیں جائے گا۔تو انہوں

نے کہا اے ہمارے رب تو ہماری روحوں کو ہمارے اجسام میں لوٹا دے تا کہ ہم تیری راہ اور دوسری مرتبہ قتل کئے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ ان کی کوئی حاجت نہیں ہے تو ان سے سوال کرنا چھوڑ دیا گیا۔

خاتمۂ کلام (آخری بات) کی اہمیت:

40) عَنْ مُعَاذِ ابْنَ جَبَلٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ . (روه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا جنت میں داخل ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆تمت بالخیر ☆☆☆☆☆

داخلۂ جہنم کی چالیس احادیث

فہرست مضامین

باسمه تعالى

جو شخص جانتے بوجھتے جھوٹی بات نبی ﷺ کی طرف منسوب کرے اس کا ٹھکانا جہنم ہے:

1) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْاعَنِّی وَلَوْ اٰیَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ وَلاَ حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ. (رواه بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میری طرف سے پہنچاؤ چاہے وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے جانتے بوجھتے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی تو اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فائدہ: یہ حدیث شروع سے آخر تک متواترات میں سے ہے۔ باسٹھ (٦٢) صحابہؓ اس کے راوی ہیں جن میں عشرۂ مبشرہ بھی ہیں۔ بعض ائمہ نے نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے کو گناہ کبیرہ لکھا ہے اور بعض نے کفر لکھا ہے۔

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نبی ﷺ پر ایمان نہ لائیں تو وہ اصحاب جہنم ہیں:

2) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ

وَلَمْ یُوْمِنْ بِالَّذِی اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے اس اُمت میں سے جو بھی یہودی اور نصرانی میری خبر پائے اور اس شریعت پر ایمان نہ لائے جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں پھر اِسی حالت میں مرجائے تو وہ جہنم میں جانے والوں میں سے ہوگا۔

جو شخص دنیاوی غرض سے دین کا علم حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کریں گے:

3) عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَا اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ النَّارَ. (رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دین کا علم اس لئے حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔

جو شخص بھی قرآن میں بغیر علم کے اپنی رائے سے کلام کرے اس کا ٹھکانا جہنم ہے:

4) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَائِیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَ فِي رِوَایَةٍ مَنْ قَالَ فِیْ الْقُرْآنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَ مِنْ النَّارِ. (رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے دوسری روایت میں فرمایا جس نے قرآن کی تفسیر میں بغیر علم کے کوئی بات کہی اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

دو چیزیں جو جنت یا جہنم کو واجب کرنے والی ہیں:

5) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاالْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ یُشْرِکُ بِا للّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا دو چیزیں جنت یا جہنم کو واجب کرتی ہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دو کیا چیزیں ہیں جو جنت یا جہنم کو واجب کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو

اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا تھا جہنم میں داخل ہو گا اور جو اس حال میں مرے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہو گا۔

ریا کار عالم اور عابد جہنم کے بدترین گڑھے (جُبُّ الحزن) میں ڈالے جائیں گے:

6)عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْل اللّٰهِ ﷺ وَمَا جُبُّ الْحُزْن قَالَ وَادٍفِیْ جَهَنَّم یَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةَ مَرَّةٍ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ یَدْخُلُهَا قَال الْقُرّاءُ الْمُرَاءُ وْنَ بِأَعْمَالِهِمْ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ جب الحزن (رنج وغم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ جب الحزن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جہنم کی وہ وادی ہے کہ جس سے جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ دین کا علم پڑھنے والے جو اپنے اعمال میں ریا کاری کرتے ہیں۔

جہنم سے بچنے کے لئے معاصی (گناہوں) سے بچنا ضروری ہے:

7) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِیَامِهَا وَ صَدَقَتِهَا غَیْرَ اِنَّهَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِیَ فِی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ قِلَّةُ صَلَاتِهَا وَصِیَامِهَا وَ صَدَقَتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِیْرَانَهَا قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ . (شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ ایک شخص نے پوچھایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت ہے جس کی کثرت نماز روزہ اور صدقات کی شہرت ہوگئی ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنمی ہے۔ پھر اس شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ایک عورت ہے جس کی نماز روزہ اور صدقات کی قلت کا ذکر کیا جاتا ہے مگر وہ اللہ کے لئے چند پنیر کے ٹکڑے خیرات کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنتی ہے۔

جو مسلمان ذاتی رنجش کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے گا اور اسی حال میں اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جہنمی ہے:

8) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ. (رواہ احمد ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے (ذاتی رنجش کی وجہ سے) تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیا (بغیر توبہ کئے) اسی حال میں مرگیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

اہل جہنم میں کثرت سے عورتیں ہوں گی:

9)عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلَھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلَھَا النِّسَاءَ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت کی اکثریت فقراء کی ہے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو جہنم کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

جانوروں کو ایذا دینا اور غیر اللہ کے نام نذر کر کے جانوروں کو چھوڑنا جہنم میں لے جانے والے اعمال ہیں:

10)عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَی النَّارِ فَرَاَیْتُ فِیْھَا اِمْرَاۃً مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ھِرَّةٍ لَھَا رَبَطَتْھَا فَلَمْ تُطْعِمْھَا وَلَمْ تَدَعْھَا تَاکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَ جُوْعًا

وَرَاَیْتُ عَمْرَوَ بْنِ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ. (راوہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہنم (شب معراج میں، یا خواب یا بیداری میں) مجھ پر پیش کی گئی تو میں نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جو ایک بلی کے سبب سے عذاب دی جا رہی تھی کہ اس نے اس کو باندھ کر رکھا تھا اس کو نہ خود کھلاتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ بلی زمین کے حشرات الارض (کیڑے، چوہے وغیرہ) کھائے۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ اور میں نے عمر بن عامر الخزائی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔ وہی پہلا شخص ہے جس نے غیر اللہ کے نام جانور (سانڈ وغیرہ) نذر کر کے چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔

جہنم میں صرف شقی آدمی ہی داخل ہوگا:

11) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَمْ یَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ یَتْرُکْ لَهٗ بِمَعْصِیَةٍ. (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنم میں نہیں داخل ہوگا مگر شقی (بد بخت) آدمی۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ شقی کون ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی رضا مندی کے لئے اطاعت

نہ کرے اور اس کے خوف سے گناہ کو نہ چھوڑے۔

جنت اور جہنم کا مباحثہ:

12)عَنْ اَبِیْ ھُرِیرۃؓ قال قال رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ تَحاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارِ اُوْثِرْتُ بِا لْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَالِی لَایَدْخُلُنِی اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَ غِرَّ تُھُمْ قَالَ اللّٰہ تَعَالیٰ لِلْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِی اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَال لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدٍمِنکُمَا مِلْؤُ ھَا فَاَمَّاالنَّارُ فَلاَ تَمْتَلِیْ ءُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہ‘ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِیءُ وَیُزْوٰی بَعْضُھَاَ اِلیٰ بَعْضٍ فَلاَ یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِی ءُ لَھَاَ خَلْقًا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت اور جہنم دونوں نے آپس میں جھگڑا کیا، جہنم نے کہا مجھے متکبرین اور سرکش لوگوں کے لئے اختیار کیا گیا ہے تو جنت نے کہا مجھے کیا ہوا؟ نہیں داخل ہوں گے مجھ میں، مگر ضعیف لوگ، گرے پڑے لوگ اور بھولے بھالے لوگ اللہ تبارک تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہوں اس پر اپنی رحمت کرتا ہوں اور جہنم سے فرمایا تو میرا عذاب ہے اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہوں عذاب میں مبتلا کرتا ہوں۔ اور تم دونوں بھی بھری

جانے والی ہو۔ پس جہنم نہیں بھرے گی یہاں تک کے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا قدم رکھ دیں گے تو کہے گی کہ بس بس بس (میں بھر گئی)۔ اس وقت جہنم بھر جائے گی اور اس کے بعض اجزا دوسرے کی طرف سمٹ آئیں گے۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اور جنت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک (نئی) مخلوق پیدا کریں گے۔

جہنم سے بچنے کی دعا:

13) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ اِسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ. (راوہ ترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرے (یعنی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ) تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ تو اسے جنت میں داخل کر اور جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جہنم سے پناہ مانگے (یعنی اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ) تو جہنم یہ کہتی ہے کہ اے اللہ تو اس کو جہنم سے محفوظ رکھ۔

حرام سے پلا ہوا جسم جہنم میں جائے گا:

14) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ.

(احمد، دارمی و البیهقی)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جسم رزق حرام سے پلا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جہنم ہی اس کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

غلط وصیت کر کے مرنے والا جہنم میں جائے گا:

15) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُ هُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَیْرَةَؓ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُوْصٰی بِهَاۤ اَوْدَیْنٍ غَیْرَ مُضَارٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ . (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک کوئی مرد یا عورت (٦٠) ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت کرتے رہتے ہیں پھر جب انہیں موت آتی ہے تو غلط وصیت کر کے نقصان پہنچاتے ہیں جس کی وجہ سے جہنم ان کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہؓ نے یہ آیت (من بعد وصیة یوصیٰ بها اودین غیر مضار الیٰ قاله ذالک الفوز العظیم) پڑھی۔

جو اپنے باپ کے نسب سے پھر جائے گا اس کے لئے جنت حرام ہے:

16) عَنْ سَعَدَ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

مَنِ ادَّعیٰ اِلیٰ غَیْرِ اَبِیهِ وَ هُوَیَعْلَمُ فَا لْجَنَّةُعَلَیْهِ حَرَامٌ . (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابووقاصؓ اور ابوبکرہؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف نسبت کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں ہے۔ پس اُس پر جنت حرام ہے۔

خودکشی کر کے اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا جہنم میں جائے گا:

17) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَه، فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًافِیْهَا اَبَدًا مَنْ تَحَسّٰی فَقَتَلَ نَفْسَه، فَسَمُّه، فِیَ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًافِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَه، بِحَدِیْدَ ةٍ فَحَدِیْدَتَه، فِی یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطَنِهٖ فِی نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو مار ڈالا ہو وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرتا رہے گا اور اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔ جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالا ہو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جہنم کی آگ میں وہ اس کو پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا اور اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔ اور جس نے تیز ہتھیار (چھری) سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہے گا اور وہ چھری اس کے ہاتھ میں رہے گی جس سے وہ اپنے پیٹ کو گھونپتا رہے گا۔ جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور

اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔

جو شخص قصاص (بدلے) میں تین کے بعد چوتھی چیز لے گا تو وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا:

18) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ اَلْخُزَاعِیؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ اُصِیْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَھُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اِحْدٰی ثَلٰثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ اَنْ یَقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاخُذَالْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذَالِکَ شَیْئًا ثُمَ عَدَابَعْدَ ذَالِکَ فَلَہٗ النَّارُ خَالِدًا فِیْھَا مُخَلَّدًا اَبَدًا . (رواہ دارمی)

ترجمہ: حضرت ابوشریح الخزاعیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا مورث ناحق قتل کیا جائے یا کوئی عضو کاٹ کر زخم پہنچایا جائے تو اس کا وارث تین چیزوں میں سے ایک کا مختار ہے ۱) بدلہ لے لے یا ۲) معاف کرے یا ۳) اس کی دیت (خون بہا کی رقم) لے لے، اگر ان چیزوں کے بعد کوئی اور چیز زیادتی کر کے لینا چاہے گا تو اس کے ہاتھ پکڑو۔ اگر کوئی چوتھی چیز ظلم کر کے لے گا تو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔

ناحق کسی کو قتل کرنے والا جہنم میں جائے گا:

19) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَایْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ یُرِیْدُاَخذَ مَالِیْ قَالَ فَلاَ تُعْطِهِ مَالَکَ قَالَ اَرَایْتُ اِنْ قَاتلَنِی قَالَ قَاتِلْه‘ قَالَ اَرَایتَ اِنْ قَتَلَنِی قَالَ فَانْتَ شَهِیْدٌ قَالَ اَرَایتَ اِنْ قَتَلْتُه‘ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آ کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتایئے ایک شخص میرے پاس آئے اور میرا مال چھیننے کی کوشش کرے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا مال اس کو ہرگز مت دو۔اس نے پوچھا اگر وہ مجھ سے لڑے تو میں کیا کروں آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی اس سے لڑو۔اس نے پھر پوچھا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم شہید ہو اس نے پھر پوچھا اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اس کا کیا حال ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔

اُمت محمدی ﷺ پر تلوار کھینچنے والا جہنمی ہے:

20) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّیْفَ عَلٰی اُمَّتِی اَوقَالَ عَلٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنم کے ساتھ دروازے ہیں۔ایک دروازہ ان میں سے اس شخص کے لئے ہے جو میری

امت پر ناحق تلوار کھینچے دوسری روایت میں اُمت محمد ﷺ پر کے الفاظ ہیں۔

دو مسلمان ایک دوسرے سے تلوار سے مقابلہ کرتے ہیں تو دونوں جہنمی ہیں:

21) عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُھُمَا علیٰ اَخِیْہِ السَّلاَحَ فَھُمَا فِیْ جُرُفِ جَھَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُ ھُمَا صَاحِبَہ، دَخَلَا ھَا جَمِیْعًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہ، اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہ، کَانَ حَرِیْصًا علیٰ قَتْلِ صَاحِبِہٖ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوبکرۃؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو مسلمان آپس میں ہتھیار اُٹھا کر ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں دونوں جہنم کے بیچ کنارے ہیں۔ جب ایک اپنے ساتھی کو قتل کرے دونوں بھی اکھٹے جہنم میں داخل ہونگے۔ دوسری روایت میں جب دو مسلمان تلوار کھینچ کر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے پوچھا کہ قاتل کا جہنم میں جانا تو بجا ہے، مقتول کا کیا قصور؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کر چکا تھا۔

مومن پر تہمت لگانا جہنم میں لے جاتا ہے:

22) عَنْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُمَرؓ قَالَ سَمِعْتُ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ

شَفَاعَتُه، دُوْنَ حَدٍّمِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ وَمَنْ خَاصَمَ فِی بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُه، لَمْ يَزِلْ فِي سَخَطِ للّٰہِ حَتیٰ يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤمِنٍ مَالَيْسَ فِيهِ اَسْكَنَهُ اللّٰہُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ .

(رواه احمد، ابوداؤد، وفی رواية البيهقی فی شعب الايمان مَنْ اَعَانَ علیٰ خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِیْ اَحَقّ'' اَمْ بَاطِل'' فَهُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی ينزع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنی شفارش سے اللہ کے حدود میں حائل ہوا اس نے اللہ تعالیٰ کی (حکم) کی مخالفت کی جو شخص کسی معاملہ میں جانتے بوجھتے کسی باطل مقصد کے لئے جھگڑے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غصے میں رہے گا یہاں تک کے وہ اس جھگڑے کو نہ چھوڑ دے اور جس شخص نے کسی مومن پر وہ تہمت لگائی جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے پیپ اور لہو میں رکھے گا یہاں تک کے وہ اس چیز سے باز نہ آئے (گناہ سے توبہ کرے) شعبُ الایمان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو کوئی ایسے جھگڑے پر مدد کرے گا کہ نہیں جانتا کہ حق ہے یا باطل (وہ معاملہ) اللہ کے غصے میں رہے گا یہاں تک کہ باز نہ آئے۔

نشہ آور چیز کا استعمال کرنے والا اگر توبہ نہ کرے تو جہنم میں جائے گا (جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا):

23) عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَالَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ

یَشْـرِبُـوْنَـه‘ بِـاَرْضِهِـمْ مِـنَ الذُّرَةِ یُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النبِیّ ﷺ اَوْ مُسْـکِـرٌهُـوَ قَـالَ نَـعَـمْ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلٰے اللّٰهِ عَهْدًاالِمَنْ یَشْـرِبَ الْمُسْکِرَ اَنْ یَسْقِیَه‘ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس شراب کا حال پوچھا جوان کے ملک میں پیتے تھے جو مکئ سے بنائی جاتی تھی جس کو مزر کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے پوچھا کیا اس کے پینے سے نشہ ہوتا ہے تو انہوں نے کہا ہاں نشہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جو شخص بھی نشہ والی چیز پئے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم طینة الخبال پلائے گا صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ یہ طینة الخبال کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوزخیوں کا پسینہ ہے یا دوزخیوں کے زخموں کا لہواور پیپ۔

جنت جن کے لئے حرام ہے:

24) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ عَنِ النَّبِیّ ﷺ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَاقَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ.

(دارمی وفی روایة له ولا ولد زنیة بدل قمار)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ۱) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا بلا وجہ شرعی ۲) جوا کھیلنے والا ۳) صدقہ دے کر احسان جتانے والا ۴) ہمیشہ شراب پینے والا دارمی کی ایک روایت میں جوا کھیلنے والے کے بجائے ولدالزنا کا لفظ آیا ہے۔

عَنْ اَبِی مُوْسٰی الْاَشْعَرِیْ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ ۱) مُدْمِنُ الْخَمْرِ ۲) قَاطِعُ الرَّحِمَ ۳) مُصَدِّقٌ بِاالسِّحْرِ.

(رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ تین قسم کے اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے ۱) ہمیشہ شراب پینے والا ۲) رشتے ناتوں کو توڑنے والا ۳) جادو پر یقین کرنے والا

رعایا سے خیانت کرنے والے حاکم پر جنت حرام ہے:

25) عَنْ مَعْقَلِ اِبْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَامِنْ وَالٍ یَلِی رَعِیَّۃً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ لَھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الجَنَّۃَ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو بھی مسلمانوں کا والی (سردار) بنا اور اپنی رعایا کی خیانت کی یا ظلم کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام ٹھہرایا ہے۔

سرداری (قوم یا ملک کی) حق ہے مگر اکثر سردار جہنم میں جائیں گے :

26) عَنْ غَالِبِ الْقَطَانَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ . (راوره ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت غالب بن قطانؓ نقل کرتے ہیں ایک شخص سے جس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا تحقیق سرادری حق ہے اور لوگوں کے لئے سردار بنانا بھی ضروری ہے لیکن اکثر سردار جہنم میں جائیں گے۔

فائدہ: لوگوں کو اپنے معاملات میں فیصلہ کرنے کے لئے سردار (امیر) کو مقرر کرنا ضروری ہے اور اکثر سردار (امراء) عدل حق و انصاف نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے:

27) عَنْ بُرَیْدَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَ اثْنَانِ فِي النَّارِ فَالَّذِیْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ. (رواہ ابو داؤد ، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو بریدہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ قاضی تین قسم کے ہیں ایک قسم جنت میں جانے والے ہیں اور باقی دونوں قسمیں جہنم میں جائیں گے۔اور جنت میں جانے والا وہ شخص ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے مطابق فیصلہ کیا۔جس شخص نے حق کو پہچانا جانتے بوجھتے ظلم پر فیصلہ کیا وہ جہنم میں جائے گا۔اور جس شخص نے حق کو نہ جانتے ہوئے جہالت پر فیصلہ کیا وہ بھی جہنم میں جائے گا۔

ناحق کسی کی چیز قسم کھا کر لینے والا جہنم میں جائے گا:

28) عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ اِمْرَیٍٔ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہُ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاکٍ . (راوہ مسلم)

ترجمہ: حضرت امامہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کا حق مارے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جہنم کو واجب قرار دیا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دیا ہے۔ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ تھوڑی چیز بھی ہو تو کیا یہی حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چاہے وہ پیلو کی لکڑی کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

غلط وکالت سے کسی چیز کو حاصل کرنا جہنم کو واجب کرتا ہے:

29) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَ اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِن بَعْضٍ فَاَ قْضِیَ لَہُ عَلیٰ نَحْوِ مَـا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہُ بِشَیٍٔ مِنْ حَقِ اَخِیْہِ فَلاَ یَا خُذَنَّہ‘ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہُ قِطْعَۃً مِنَ النَّارَ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے میری طرف لاتے ہو اور شاید تم میں سے بعض اپنی دلیل سے خوب تقریر کرنے والا ہو دوسرے سے۔ میں جیسا سنتا ہوں اُسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں پس تم میں سے کوئی چیز اپنے بھائی کے حق سے نہ لے (اگر میں نے ایسا فیصلہ کیا ہے جو کسی کا حق دوسروں کو دلانے والا ہے) اگر اس نے لیا تو میں نے اس کے لئے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا۔

جس نے غلط دعویٰ کر کے کوئی چیز حاصل کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے:

30) عَنْ اَبِی زَرٍؓ اَنَّہ‘ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلَ مَنِ ادَّعَیٰ مَالَیْسَ لَہ‘ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّءُ مَقْعَدَ ہ‘مِنَ النَّارَ . (رواہ‘ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص غلط دعویٰ کر کے کسی چیز کو حاصل کرے جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے:

31) عَـنْ خَـوْلَۃَ الاَنْصَارِیَۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلَ اِنَّ

رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِی مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ .

(رواہ' البخاری)

ترجمہ: حضرت خولہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تحقیق بعض اشخاص اللہ کے مال (مال غنیمت، فے، زکوٰۃ وغیرہ) میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے روز ان کے لئے جہنم ہے۔

جھوٹی قسم کھا کر کوئی چیز حاصل کرے گا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے:

32) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِی ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنِ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّءَ مَقْعَدَہ' مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارَ. (رواہ : مالک ، ابو داؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں کھاتا کوئی شخص جھوٹی قسم میرے اس منبر کے پاس چاہے وہ سبز مسواک کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ مگر یہ کہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یا یہ فرمایا اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔

مسلمانوں کے مال میں سے ناحق کوئی چیز لے لینا جہنم میں لے جانے کا ذریعہ ہے:

33) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَةؓ قَالَ اَھْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ غُلَامًا یُقَالُ لَہ' مِدْعَمٌ فَبَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَصَابَہ' سَھْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَہ' فَقَالَ النَّاسُ ھَنِیًّا لَہ' اَلْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ ﷺ کَلَّا

وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ الَّتِی اَخَذَ ھَا یومَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْہِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَالِکَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشَرَاکٍ اَوْ شِرَاکَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ شِرَاکٌ مِنْ نَارٍ اَوْشِرَاکَانِ مِنْ نَارٍ. (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام بھیجا جس کا نام مدعم تھا وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا کجاوا اتار رہا تھا اچانک ایک تیر جس کو چلانے والا معلوم نہیں تھا آلگا اور وہ مر گیا۔ لوگوں نے اس کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ جنت اسے مبارک ہو تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جو شملہ فتح خیبر کے دن مال غنیمت میں سے تقسیم ہونے سے پہلے لیا ہے اس وجہ سے اس پر جہنم کی آگ بھڑک رہی ہے۔ لوگوں کا یہ سننا تھا کہ ایک شخص جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کا ایک تسمہ ہے یا یہ آگ کے دو تسمے ہیں۔

فائدہ: اس میں وعید شدید ہے جو مسلمانوں کے مال (اوقاف' بیت المال وغیرہ) سے ناحق کوئی چیز لے لے جس میں سارے لوگوں کا حق ہوتا ہے۔

سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے والا جہنمی ہے:

34) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الَّذِیْ یَشْرِبُ فِیْ اٰنِیَۃِ

الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْ جِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارُ جَهَنَّمَ (متفق علیه)

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِیْ یَاکُلُ وَ یَشْرِبُ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ.

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے اس کے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈال کر ہلائی جائے گی۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص سونے چاندی کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے اس کا یہی حال ہوگا۔

جو اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا وہ جہنم میں جائے گا:

35)عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز ٹخنوں سے نیچے ازار کی ہے وہ جہنم کی آگ میں ہے۔

مصورین (جانداروں کی تصاویر بنانے والے) جہنم میں ہوں گے:

36) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فَاِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ.

(متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہر مصور کو جو تصوریں بنایا ہے ہر تصویر کے بدلے ایک شخص بنایا جائے گا جو اس کو دوزخ میں عذاب دیتا رہے گا ابن عباسؓ نے فرمایا اگر تمہیں تصور بنانا ہی ہے تو ایسی چیزوں کی بناؤ جس میں روح نہیں ہے۔ جیسے درخت۔

جہنم قیامت میں اپنی گردن نکال کر گنہگاروں کو چنے گی:

37) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَھَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَ اُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلاَثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَ کَلِّ مَنْ دَعَا مَعُ اللّٰہِ اِلَھًا اٰخَرَ وَ بِالْمُصَّوِرِیْنَ (رواۃ ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دیکھنے والی دو آنکھیں ہوں گی۔ اور جس کے سننے والے دو کان ہوں گے اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بولے گی اور کہے گی مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے ۱) ہر متکبر اور حق سے عناد کرنے والا ۲) ہر وہ شخص جو اللہ کے سوا دوسروں کو معبود پکارنے والا اور ۳) تصویریں بنانے والا (مصور)

بدعتی (دین میں نئی باتیں نکالنے والے) لوگ جہنم کے کتے ہوں گے:

38) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ اَصْحَابُ الْبِدَعِ

كِلاَبُ النَّارِ. (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا دین میں نئی باتیں نکالنے والے لوگ جہنم کے کتے ہوں گے۔

اجماع اُمت کا انکار کرنے والے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے:

39) عَنْ اِبْنَ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَجْمَعُ اُمَّتِى اَوْ قَالَ اُمَّتَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلىٰ ضَلاَ لَةٍ يَدُاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِىْ النَّارِ. (رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ میری پوری اُمت کو یا یہ فرمایا اُمت محمد ﷺ کو گمراہی پر نہیں جمع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہو گا علیحدہ ہی جہنم میں ڈالا جائے گا۔

فائدہ: جس عقیدے اور عمل پر اُمت کے علماء کا اجماع ہوا ہے اس کا انکار کرنا کفر ہے اور اس کا انجام جہنم ہے۔

آپ ﷺ کی پیشین گوئی کہ اُمت میں تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے جس میں بہتر (۷۲) جہنمی ہوں گے، ایک فرقہ جو آپ ﷺ کے اور صحابہؓ کے اسوہ پر چلنے والا ہو گا وہ جنت میں جائے گا:

40) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَمْرو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِیْ كَمَااَتٰى عَلٰى بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَّةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِیْ النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ .(رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میری اُمت پر وہ زمانے آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل اس طرح جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے۔ اگر بنی اسرائیل میں کوئی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدکاری کی ہوگی تو یقیناً میری اُمت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمت تر ہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک فرقے کو چھوڑ کر باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ فرقہ (جنت میں جانے والا) کونسا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر کاربند ہونگے۔

☆☆☆☆☆تمت بالخیر☆☆☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

لاحول ولاقوة الا بالله العلي العظيم

شهادة إجازة الحديث

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين وإمام المتقين سيدنا و مولانا محمد المبعوث رحمة للعالمين وعلى آله وأصحابه أجمعين و من تبعهم بإحسان الى يوم الدين-

أما بعد : فيقول العبد المفتقر الى رحمة الرحمن محمد قمر الزمان الأعظمي مولداً والإله آبادي توطناً غفر الله له ولوالديه ولمشايخه-

إن أخانافي الله الحاج الدكتور سيد محمود ابن سيد إسحاق قادری حفظه الله تعالى بيجاپور قد إستجازني في رواية الحديث الشريف فأجزت له أن يروي عني بالشروط المعتبرة عند علماء هذاالشان ماتجوزلي روايته من الكتب الستة وغيرها مماأجازني به شيخناالثقة الجليل مولاناالشاه وصي الله الفتحبوري ثم الاله آبادي عن شيخه رأس المحدثين العلامة محمدأنورشاه الكشميري عن شيخه شيخ الهندمولانا محمود حسن الديوبندي عن شيخ مشائخ الهندالعلامة رشيد أحمدالكنكوهي وكذلك ماأجازني به المحدث المحو شيخنا العلامة حبيب الرحمن الأعظمي عن شيخه العلامة أبي الأنوارمحمد عبدالغفار المئوي عن الشيخ العلامة الكنكوهي المذكور وعن الشيخ العلامة الحبر الفهامة محمدأشرف علي التهانوي وأسانيدهم مشهورة في الآفاق مدونة في بطون الأوراق رحمهم الله تعالى رحمة واسعة-

وأوصيه ونفسي أولا بتقوى الله في السروالعلانية، والتمسك بالكتاب والسنة، واجتناب البدع والمحدثات، و أن لا يألو جهدا في خدمة الدين الحنيف ونشرعلوم القرآن والحديث، وأن لا ينساني في صالح دعواته، وأسال الله لي وله التوفيق لمايحبه ويرضاه، وكان ذلك في شهر ذوالقعدہ سنة وأربع مائة والف، والحمدلله أولاوآخرا-

كتبه راجي عفوربه الرحمن محمدقمرالزمان الإله آبادي

التوقيع :

الإسلامية

إله آباد - الهند

قام با لطبع محمد ابصا ر الحق القاسمي المئوي

ڈاکٹر سید محمود قادری کی تالیفات

۱) **توفیق ایزدی:** خودنوشت سوانح حیات جس میں انہوں نے پہلے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ کن علماء سے دینی تعلیم حاصل کی پھر حق کی یافت اور مردان حق کی شناخت کے بعد یہاں کے گمراہ عقائد کا کس طرح رد کیا ہے، بڑی دلچسپ اور قابلِ مطالعہ داستاں ہے۔

۲) **چالیس اصلاحی مقالات:** گذشتہ دس سالوں کے دوران اہم مضامین پر جو پمفلیٹ آپ نے لکھے یہ ان کا مجموعہ ہے۔ اختصار اور جامعیت کے ساتھ موضوع کے متعلق معلومات کو اس طرح ترتیب دیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ دین کی حقیقت سے واقف ہونے کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

۳) **مجالس معرفت (جلد اول):** ''خانقاہِ قادریہ'' میں گذشتہ دس سالوں سے ہر سنیچر بعد نمازِ عشاء جو مجالس ہوتی ہیں ان کے ۲۰ بیانات کا مجموعہ ہے۔ دین اور سلوک کے متعلق چشم کشا معلومات سے لبریز ہیں۔

۴) **ایمان اور کفر:** بمقام خانقاہِ قادریہ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ میں روزانہ بعد نمازِ عصر جو دروسِ قرآن ہوئے ان کا موضوع ایمان اور کفر تھا، یہ کتاب ان کا مجموعہ ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حقیقت جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔

۵) **الاربعینات:** گذشتہ چالیس سال سے آپ کا درسِ حدیث روزانہ بعد نمازِ مغرب جامعہ مسجد میں ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اخلاصِ نیت کی چالیس احادیث، داخلۂ جنت کی چالیس احادیث اور داخلۂ جہنم کی چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

ڈاکٹر سید محمود قادری کی زیرِ طبع کتابیں

۱) خطباتِ قادریہ:

گذشتہ چالیس سال سے آپ کے جمعہ کے خطبات مختلف مساجد میں ہورہے ہیں۔خطبۂ جمعہ سے پہلے آپ کے جو بیانات ہوتے ہیں، نہایت جامع ،موثر اور چشم کشا ہوتے ہیں۔ یہ تمام بیانات آپ کے پاس لکھے ہوئے موجود ہیں۔انشاءاللہ اس کی کئی جلدیں تیار ہوں گی اور قارئین کے باصرہ نواز ہوں گی۔

۲) ہدایت اور گمراہی:

رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ میں بعد عصر روزانہ جو مجالس **"خانقاہِ قادریہ"** میں ہوئیں ان کا موضوع ہدایت اور گمراہی تھا،اس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ کس کو ہدایت دیتے ہیں اور کس کو گمراہ کرتے ہیں۔انشاءاللہ یہ بھی کتابی شکل میں پیش کی جائیں گی۔

۳) مجالس معرفت:

خانقاہِ قادریہ، بیجاپور میں ہر سنیچر بعد نمازِ عشاء جو مجالس ہوتی ہیں ان بیانات کی ایک جلد مجالس معرفت (جلد اول) آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔دس سال کے مجالس کا رکارڈ ڈاکٹر صاحب کے عزیز ومخلص رفیق جناب **محمد اقبال انعمدار صاحب** (وظیفہ یاب وائس پرنسپل انجمن جونیر کالج بیجاپور) کے پاس موجود ہے۔انشاء اللہ دیگر جلدوں میں یہ بیانات پیش کئے جائیں گے۔